خواتین کے مخصوص مسائل

اضافہ شدہ ایڈیشن

مؤلفہ

اُمّ عبادہ زوجہ مولوی محمد عابد مظاہری

زیر نگرانی

اُمّ حبیب زوجہ ڈاکٹر شفیق احمد

نام کتاب : خواتین کے مخصوص مسائل (اضافہ شدہ ایڈیشن)

مولفہ : مفتیہ صالحاتی اُم عبادہ زوجہ مولوی محمد عابد مظاہری

زیر نگرانی : صالحاتی اُم حبیب بنت مولوی محمد الیاس قاسمیؒ
(معلّمہ جامعۃ الصالحات، مالیگاؤں)

صفحات : ۸۰

قیمت : ۵۰ روپے

سن طباعت : فروری ۲۰۱۵ء

تعداد : ایک ہزار

باہتمام : مفتی عبداللہ ثاقب قاسمی

ملنے کا پتہ : ۱) ڈاکٹر شفیق احمد، Mob. 09423900898
۵۸۰، نیا پورہ، مالیگاؤں
۲) مولوی محمد عاطف ملّی Mob.09270541313
فیصل پوائنٹ، فتح میدان، نیا پورہ، مالیگاؤں
۳) مولوی محمد راغب قاسمی Mob.09226887263
امام وخطیب مسجد انوار مدینہ، بینا نگر کھپولی، (رائے گڑھ)
۴) مولوی محمد عابد مظاہری Mob. 09540667786
76-C، DDA فلیٹ غازی پور، دہلی-96

پبلشر : مفتی عبداللہ ثاقب قاسمی Mob.09273220008

فہرست

پیش لفظ

خواتین انسانیت کا نصف حصہ ہیں اور معاشرہ کی اصلاح میں ان کا کردار مردوں سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس صلاحیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گوخواتین کوتاہ عقل ہوتی ہیں یعنی ان میں قوت فیصلہ کم ہوتی ہے۔ لیکن ان میں اللہ نے ایسی کشش رکھی ہے کہ وہ قوی الارادہ اور پختہ شعور مردوں پر بھی حاوی ہوجاتی ہیں۔ اسی لئے خواتین کا علم دین سے آراستہ ہونا مردوں سے کم ضروری نہیں، اسلام میں علم کا دروازہ مردوں کی طرح عورتوں کیلئے بھی کھلا ہوا ہے، بلکہ آپ نے ہر مسلمان پر بہ قدر ضرورت علم کے حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت "طلب العلم فریضة علی کل مسلم"

خواتین کے لئے علم دین کا ایک ضروری حصہ وہ مسائل ہیں جن سے عورتیں ہی دوچار ہوتی ہیں، یا انہیں یہ مسائل زیادہ پیش آتے ہیں، معاشرہ میں علم کے فقدان اور بالخصوص خواتین کے تعلیم سے محروم ہونے کی وجہ سے ایسے مسائل میں غفلت کے واقعات زیادہ پیش آتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ عورتوں سے متعلق مسائل آسان اور عام فہم زبان میں لکھے جائیں تاکہ خواتین کو سہولت ہو۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ محترم جناب ڈاکٹر شفیق احمد (مالیگاؤں) کی صاحبزادی اُمّ عبادہ سلمہا کو کہ انہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور "خواتین کے مخصوص مسائل" کے عنوان سے ان احکام کو جمع کیا ہے۔ عزیزہ سلمہا لڑکیوں کی معروف دینی درسگاہ جامعۃ الصالحات مالیگاؤں سے فارغ ہیں اور اس کے بعد جامعہ عائشہ نسواں حیدرآباد کے شعبۂ تربیت و افتاء سے بھی تکمیل کی ہیں جو "المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد" کے زیر نگرانی چلتا ہے، انہوں نے یہ مقالہ اپنی والدۂ ماجدہ محترمہ اُمّ حبیب زوجہ ڈاکٹر شفیق احمد معلمۂ حدیث جامعۃ الصالحات مالیگاؤں کے زیر نگرانی لکھا ہے راقم الحروف اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے اس پورے مسودہ کو دیکھ نہیں پایا۔ لیکن مختلف مقامات سے جستہ

جستہ دیکھنے کا موقع ملا اور مسائل کو درست پایا اس لئے امید ہے کہ اس میں آنے والے احکام مستند اور قابل بھروسہ ہوں گے ۔ زبان آسان اور عام فہم ہے اور یوں تو عام مسائل بھی لکھے گئے ہیں ۔ لیکن بالخصوص خواتین کے مسائل کو ترجیح دی گئی ہے امید ہے کہ یہ رسالہ خواتین کے لئے نافع ہوگا اور عملی زندگی میں ان کی رہنمائی کرے گا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس سے نفع پہونچائے ، عزیزہ سلمہا سے دین اور علم دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے ، اور ان کی حیات اور علم وعمل میں خوب خوب برکت عطا فرمائے ۔ واللہ ہو المستعان

(فقیہ العصر حضرت مولانا) **خالد سیف اللہ رحمانی**

۱۰؍رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

۲۰؍جولائی ۲۰۰۷ء

تقریظ

الحمدلله رب العالمين و الصلوٰة والسلام على رسولهٖ محمد واله وصحبه اجمعين اما بعد

میرے استاذ محترم بانیٔ جامعۃ الصالحات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دختر ام حبیب زوجہ ڈاکٹر شفیق احمد معلّمہ جامعۃ الصالحات جو میری بہترین شاگردہ ہیں اور جامعہ میں تقریباً ۳۵ برسوں سے درس و تدریس کی خدمت میں بڑی محنت و کاوش اور لگن کے ساتھ مصروف ہیں ۔ خصوصاً فقہ کی کتابوں کی تعلیم و تدریس میں پیش پیش رہتی ہیں اور کتب فقہ میں بڑی مہارت رکھتی ہیں ۔

عزیزہ موصوفہ اپنے گھر میں محلے کی عورتوں میں تعلیم و تربیت بھی کرتی ہیں ۔ ان عورتوں کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے یہ بات ان کے سامنے آئی کہ بہت سی خواتین جو دینی تعلیم سے محروم ہیں ۔ ان سے عبادات میں غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوجاتی ہیں ۔ مثلاً وضو غسل اور نماز کے احکام اور زکوٰۃ اور قربانی کے احکام میں اور عورتوں کے مخصوص مسائل جیسے حیض اور نفاس کے احکام ان ہی کوتاہیوں اور غلطیوں سے متنبہ کرنے کے لئے انہوں نے اپنی صاحبزادی ام عبادہ کو اپنی زیر سرپرستی ایک کتاب مسمّٰی ''عورتوں کے مخصوص مسائل'' فقہی کتابوں کی مدد سے نہایت سہل اور آسان انداز میں مرتب کرائیں ۔ جو چند سال قبل جامعۃ الصالحات سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حیدرآباد جامعہ عائشہ نسواں سے افتاء کا کورس بھی مکمل کیں ۔ اور درس تدریس کی خدمت انجام دے رہی ہیں ۔ ساتھ ہی افتاء کی خدمات میں بھی مشغول ہیں ۔

الحمدللہ مجھے اس کتاب کے مطالعہ کا موقع ملا ۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ انشاء اللہ یہ کتاب عورتوں کے لئے نہایت مفید ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو نفع بخش اور کارآمد بنائے ۔

راقمۃ الحروف دعاگو ہیں کہ پروردگار عالم ان کی اس تحریر کو اپنے فضل و کرم سے دنیا میں مقبول اور آخرت میں باعث نجات بنائے اور ہمارے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے ۔ آمین و الحمدللہ اولا و اخرا

فقط

شیخۃ الحدیث جامعۃ الصالحات

طاہرہ شمس الضحیٰ غفرلہا ، مالیگاؤں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبك نستعین یا فتاح

طہارت کے مسائل

آلائش کفر وشرک سے باطنی طہارت تو ایمان کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے جس کا تعلق عقائد سے ہے۔لیکن اعضاء ظاہر کو ظاہری حدث ونجاست سے پاک کرنا طہارت ظاہری کہلاتا ہے ۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا قد افلح من زکّٰھا یعنی جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اس نے فلاح پائی ایک حدیث میں ارشاد ہے الطھور شطر الایمان (مسلم) یعنی پاکی نصف ایمان ہے اور دوسری حدیث میں ارشاد ہے مفتاح الصلوٰۃ الطھور یعنی نماز کی کنجی طہارت ہے۔

نماز کی ادائیگی کے لئے شرط اول طہارت ہے ۔ اس لئے جب تک انسان اپنے اعضاء کو نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک وصاف نہ کرلے اس وقت تک نماز کا انعقاد ممکن نہیں ۔

وضو کے احکام:

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برئوسکم وارجلکم الی الکعبین۔

اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کروتو اپنے چہرہ کو دھوؤ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوؤ اور سر کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ چنانچہ تینوں مذکورہ اعضاء کا دھونا اور سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ:

وضو شروع کرتے وقت پہلے بسم اللہ پڑھے اور طہارت کی نیت کرے ۔ پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے ۔ پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہوتو داھنی ہاتھ کی انگلی سے دانتوں کو ملے ۔ پھر

تین مرتبہ کلی کرے اور غرغرہ کرے لیکن روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے ۔ پھر چہرہ کو تین دفعہ خوب اچھی طرح مل کر دھوئے پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لوتک اگر ناک میں نتھ وغیرہ ہو تو اس کے نیچے پانی پہنچانا بھی ضروری ہے ۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین دفعہ دھوئے کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے پہلے دایاں پھر بایاں دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے ۔ پھر سر کا مسح کرے اس طرح کہ ہاتھ کی تین انگلیاں اور ہتھیلی کے کچھ حصہ کو سر کے آگے کے حصے سے پیچھے گدی تک لیجائے پھر ہتھیلی کے بقیہ حصہ کو پیچھے سے آگے لائے پھر شہادت کی انگلی کان کے اندر داخل کرے اور انگوٹھے سے کان کے باہر کا مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے اور سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کرے ۔ پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت تین دفعہ اچھی طرح مل کر دھوئے اگر پیر کی انگلی میں چھلہ ہو تو اس کو ہلا کر پانی پہنچائے اور پیر کی انگلیوں میں خلال کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو داہنے پاؤں کی چھنگلی کے نیچے سے ڈالے اور ترتیب وار تمام انگلیوں میں خلال کرتے یہاں تک کہ بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔

غسل کے واجب ہونے کی صورتیں:

غسل کے فرض ہونے کی چار صورتیں ہیں۔یعنی غسل ان چار چیزوں کی وجہ سے فرض ہوتا ہے ۔(۱) خروج منی یعنی جماع کی صورت میں ہو یا بغیر جماع کے محض خیال وتصور سے یا نیند سے بیدار ہونے پر اپنے جسم یا کپڑے پر منی کی تری پانے سے بھی غسل واجب ہوجاتا ہے ۔

(۲) ایلاج یعنی دُبر (پیچھے) کی جانب سے جماع کرنے کو کہتے ہیں۔اس سے بھی غسل فرض ہوجاتا ہے۔خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو۔حالانکہ یہ فعل حرام ہے۔

(۳) حیض یعنی حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل فرض ہوتا ہے ۔

(۴) نفاس: بچے کی پیدائش کے بعد جوخون جاری ہوتا ہے۔اس کو نفاس کہتے ہیں۔اس کے ختم

ہونے کے بعد غسل واجب ہوگا۔(الھدایہ)

غسل کا مسنون طریقہ:

غسل میں تین فرض ہیں (۱) کلی کرنا (۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا (۳) اور تمام بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کرنے والا پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور اگر جسم پر کہیں نجاست (پیشاب وغیرہ) لگی ہو تو اسے دھوئے پھر کلی کرے اور غرغرہ کرے لیکن روزہ میں غرغرہ نہ کرے، پھر ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچائے۔ پھر پورا وضو کرے، پھر آخر میں تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے تین مرتبہ دائیں کاندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں کاندھے پر پانی ڈالے کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔ ناف میں انگلی ڈال کر پانی پہنچائے اسی طرح ناک میں نتھ ہو یا کان میں بالی وغیرہ ہو تو اس کو ہلا کر پانی پہنچائے۔

وضو اور غسل کے متفرق مسائل:

۱) اگر کسی کے ناخن میں آٹا یا موم لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی سے دھوئے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے۔ لیکن وضو یا غسل لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

۲) وضو اور غسل میں انگوٹھی۔ چھلہ۔ چوڑی اور کنگھن وغیرہ ان چیزوں کو ہلا کر ان کے نیچے پانی پہنچانا ضروری ہے۔

۳) اعضاء میں پھٹن کی وجہ سے اگر دھونا مشکل ہو تو پانی بہانا کافی ہوگا اگر پانی بہانا بھی مشکل ہو تو پھر مسح کر لے۔ اگر مسح بھی نہ کر سکے تو پھٹن کے ارد گرد کی جگہ دھولے۔(بحوالہ: نورالدرایہ)

۴) عورت کے لئے دوپٹہ یا برقعہ یا رومالی کے اوپر سے مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

۵) ناخن پالش جو آج کل ناخنوں پر لگائی جاتی ہے اس کے ہوتے ہوئے بھی وضو و غسل نہیں ہوگا۔ اس کے نیچے پانی پہنچنا ضروری ہے۔

۶) کسی کے جسم پر مثلاً چہرہ پر افشاں لگی ہو اور اوپر سے ہی پانی بہالے کہ افشاں نہ چھوٹنے پائے تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

۷) اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے اور باندھنے میں تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کرنا جائز ہے ورنہ پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں ہے پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔(بحوالہ: نورالدرایہ)

۸) غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ بہت زیادہ پانی بہائے۔

۹) اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم، روغن یا اور کوئی دوا بھر لی (اور اس کے نکالنے سے ضرر ہوگا) تو اگر اس کے نکالے بغیر اوپر ہی اوپر پانی بہالے تو وضو درست ہوگا۔ (بحوالہ: شرح وقایہ)

۱۰) اگر وضو کرتے وقت ایڑی یا کہنی یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو کر چکنے کے بعد معلوم ہوا کہ فلاں جگہ خشک ہے تو صرف ہاتھ پھیرنا کافی نہیں ہے بلکہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔

۱۱) وضو یا غسل میں اگر کسی جگہ پانی پہنچانا بھول جائے تو یاد آنے کے بعد دوبارہ وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں ہے صرف اس جگہ کو پانی سے دھولے۔ اسی طرح اگر کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو یاد آنے پر کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈالے یا جو عضو رہ گیا ہے اس کو دھولے۔ دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲) اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو سر چھوڑ کر پورا جسم دھولے تو غسل ہو جائے گا۔ لیکن جب وہ بیماری ختم ہو جائے تو اب صرف سر دھولے دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۳) محدث (یعنی بے وضو) حائضہ۔ نفساء اور جنبی (جس پر غسل واجب ہو) ان میں سے اگر کوئی بلا ضرورت پانی میں کہنی تک ہاتھ یا اپنا کوئی دوسرا عضو مثلاً بال۔ پیر وغیرہ ڈال دے تو پانی مستعمل ہو جائے گا یعنی اس سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں ہے۔ جب کہ وہ پانی دہ در دہ سے کم ہو۔ لیکن اگر مجبوری کی وجہ سے مثلاً (اگر مٹکے میں گلاس گر گیا اور اگر کوئی باوضو پاک شخص نکالنے والا نہیں ہے) تو

اب کہنی تک ہاتھ ڈالنے سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔(بحوالہ:نورالدرایہ)

۱۴)غسل کرتے وقت جو وضو کرے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے جب تک وضو نہ ٹوٹے۔

۱۵) اگر کسی کی انگلیاں اس قدر ملی ہوئی ہوں کہ ان کے درمیان آسانی سے پانی نہیں پہنچتا ہو تو ان کے درمیان پانی پہنچانا ضروری ہے۔

۱۶)اگر کسی کی آنکھ سے کیچڑ نکلا اور سوکھ گیا تو اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔ اگر اس کو صاف کئے بغیر وضو یا غسل کرلیا تو درست نہیں ہوگا۔

۱۷)اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہ ہو تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور باقی جگہ دھو سکے تو دھونا چاہئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو پوری پٹی پر مسح کرلے۔(نورالدرایہ)

۱۸)اگر زخم کی پٹی کھل کر گر گئی اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لے اور وہی پہلا مسح باقی رہے گا دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اگر زخم اچھا ہوگیا تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھولے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہوگا۔(بحوالہ: نورالدرایہ)

۱۹) ناف میں انگلی ڈال کر مبالغہ کے ساتھ پانی پہنچانا واجب ہے۔(بحوالہ:نورالدرایہ)

نواقض وضو

نواقض وضو یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں

۱) پیشاب۔ ۲) پاخانہ

۳) ریح (یعنی ہوا) کا پاخانہ کے راستے سے نکلنا لیکن اگر پیشاب کے راستے سے ہوا خارج ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر پیشاب یا پاخانہ کے راستے سے کوئی کیڑا مثلاً کیچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو وضو ٹوٹے گا۔(نورالدرایہ)

۴)اگر زخم سے کیڑا نکلے یا گوشت کٹ کر گر جائے اور خون نہ نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ:الہدایہ)

۵) اگر کسی کی نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا جسم کے کسی حصے سے خون

یا پیپ نکل کر ایسے حصہ کی طرف بہہ گیا جس کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر زخم سے نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر آنکھ کے اندر زخم سے خون یا پیپ نکل کر جب تک آنکھ سے باہر نہ آجائے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔(نورالدرایہ)

۶) اگر کسی کو سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔(بحوالہ:شرح الوقایہ)

۷) اگر کسی نے ناک سنکی اور ناک سے جما ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر پتلا خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۸) اگر کسی نے ناک میں انگلی ڈالی اور انگلی پر صرف خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔(بحوالہ:شرح الوقایہ)

۹)اگر کسی نے اپنے چھالے یا پھوڑے کے اوپر کا چمڑا نکالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھائی دینے لگا لیکن وہ خون اور پیپ اپنی جگہ ہی پر ہے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔(بحوالہ:الہدایہ)

۱۰) اگر کسی کے پھوڑے یا پھنسی سے خود بہ خود خون نہیں نکلا بلکہ اس کو دبا کر نکالا گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۱۱)اگر کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرا سا نکلا پھر اسے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی مرتبہ کیا تو دیکھا جائے گا کہ اگر خون نہیں پونچھتا تو بہہ جاتا تو اس وقت وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۱۲) اگر کسی شخص نے تھوکا اور تھوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر تھوک کا رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔(شرح الوقایہ)

۱۳)اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں خون کا رنگ نہیں معلوم ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

۱۴)اگر کسی کے کان یا آنکھ یا ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلا تو وہ پانی بھی ناپاک ہوگا اور

اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور اگر بغیر درد کے نکلا تو یہ پانی ناپاک بھی نہیں ہوگا اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔(مظاہر حق،نورالدرایہ)

۱۵)اگر کسی کو قئے ہوئی اور اس میں کھانا، پانی یا پت نکلے تو اگر منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور منہ بھر کر قئے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کو منہ میں روکنا مشکل ہو اور وہ خو بخود باہر آجائے اور اگر قئے میں صرف بلغم نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا منہ بھر کر ہو یا نہ ہو۔(الھدایہ)

۱۶)اور اگر قئے میں خون نکلے اور خون جما ہوا ہو تو اگر منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔اور اگر منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔لیکن اگر قئے میں پتلا خون نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا خواہ منہ بھر کر ہو یا نہ ہو۔(الھدایہ)

۱۷)روزہ کی حالت میں کسی بھی قسم کی قئے ہو خواہ منہ بھر کر ہو یا نہ ہو تو اس سے روزہ نہں یں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر خود سے قئے کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۱۸)لیٹ کر یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر یا سہارا لگا کر اس طرح سوئے کہ اگر وہ ٹیک یا سہارا نہ ہوتا تو سونے والا گر جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔لیکن اگر نماز میں قیام،رکوع یا قعدہ میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر سجدہ کی حالت میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔(الھدایہ)

۱۹)بیٹھنے کی حالت میں ایسا جھونکا آیا کہ سونے والا گر جائے اگر گر کر فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر گرنے کے کچھ دیر بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹے گا اور اگر صرف جھومتے رہے لیکن نہ گرے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔(نورالدرایہ)

۲۰)بے ہوش اور جنون (پاگل) ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(الہدایہ)

۲۱)اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی آگئی کہ اس کے پاس بیٹھنے والا سن لیا تو اس سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے اور اگر صرف نماز پڑھنے والا ہی سنا اور کوئی دوسرا نہیں سنا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن نماز ٹوٹ جائیگی۔اور اگر صرف مسکرایا اور آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔

(شرح الوقایہ وہدایہ)

۲۲) اگر سجدۂ تلاوت میں اس طرح ہنسے کہ بازو والا سن لے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔لیکن وہ سجدہ ٹوٹ جائے گا۔(الھدایہ)

۲۳) مذی اور ودی کے خارج ہونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مذی کی نجاست پتلی سفیدی مائل ہوتی ہے جو بیوی سے دل لگی کرنے پر نکلتی ہے۔اور ودی گاڑھا پیشاب ہوتا ہے جو پیشاب کے بعد خارج ہوتا ہے۔(فتح القدیر)

۲۴)بیماری کی وجہ سے عورت کی شرمگاہ سے جو لیسدار پانی اکثر خارج ہوتے رہتا ہے یہ نجس ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو کپڑے کو دھونا واجب ہوگا۔

۲۵)وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھنے سے یا اپنا ستر کھل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

۲۶)عورتوں کے جو غلط خیالات ہیں مثلاً بچہ کو دودھ پلانے سے، وضو کے بعد سر کھل جانے سے، آئینہ دیکھنے سے، کسی کو برہنہ دیکھنے سے، وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ سب باتیں غلط ہیں ان تمام باتوں سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

حیض کے مسائل:

۱)عورت کو ہر مہینہ جو عادت کے مطابق خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔

۲)حیض کی مدت کم از کم تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس رات ہے جیسا کہ عورتوں میں مشہور ہے کہ حیض سات دن ہی ہوتا ہے یہ غلط بات ہے بلکہ دس دن یا دس دن سے کم میں جتنے دن میں بھی خون بند ہو جائے غسل کر کے نماز پڑھنا لازم ہے اور اگر عورت سات دن تک ہی نماز سے رکی رہی تو گنہگار رہوگی۔

۳)جو خون تین دن تین رات سے کم آکر بند ہو جائے یا عادت سے بڑھ کر دس دن سے آگے بڑھ جائے یا جو خون زمانۂ حمل میں آئے یا ۹رنو سال کی عمر سے پہلے آئے تو یہ حیض نہیں ہوگا بلکہ اس کو

شریعت میں استحاضہ کہتے ہیں ۔اور استحاضہ والی عورت کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرکے پاک کرسف رکھ کر نماز کے وقت کے اندر جتنی چاہے نمازیں پڑھے قرآن کی تلاوت وغیرہ کرے ۔اگرچہ کہ سف خون سے آلودہ ہوجائے اور نماز کے وقت تک وہ حکماً پاک سمجھی جائے گی اور نماز کا وقت نکلتے ہی اس کا وضوٹوٹ جائے گا ۔ یہی حکم ان معذورین کا ہے کہ جو نماز کے پورے وقت تک پاک نہیں رہ سکتے ۔جیسے سلسل البول کی بیماری والا شخص (یعنی جس کو ہر وقت پیشاب کا قطرہ جاری رہتا ہے) یا کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی جو کسی طرح بند نہیں ہوتی اور ایسا زخم جس سے خون اور پیپ اور پانی وغیرہ رستا رہتا ہے یا جس کو دستوں کا عارضہ ہو یا جس عورت کو سیلان الرحم (یعنی سفید پانی ، لکوریا) کی بیماری ہو ۔ یا آشوب چشم کی وجہ سے درد کے ساتھ آنسوؤں کا جاری ہونا ۔ یا آنکھ میں ناسور کا ہونا ۔ یا کان یا پستان یا ناف سے درد کے ساتھ کسی چیز کا نکلنا تو ایسے مریضوں کو بھی ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا ۔لیکن اگر ان عذروں کے علاوہ جسمیں وہ معذور مبتلا ہے کوئی دوسرا ناقص وضو مثلاً پیشاب پاخانہ یا قئے وغیرہ پیش آجائے تو وضوٹوٹ جائے گا ۔

۴) حیض کی مدت کے اندر سرخ ۔ زرد۔ مٹیالہ ۔سبز ۔سیاہ جو رنگ کا بھی خون ہو سب حیض مانا جائے گا ۔ جب تک کہ خالص سفیدی نہ دیکھے ۔

۵) دو حیض کے درمیان پاکی کی مدت کم از کم ۱۵/ پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ۔

۶) اگر کسی عورت کو فرض نماز پڑھنے کے دوران حیض آگیا تو وہ نماز فاسد ہوگئی اور اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر سنت یا نفل نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو نماز فاسد ہوگئی اور اس کی قضا لازم ہوگی ۔

۷) اگر فرض یا نفل روزہ کے درمیان حیض آگیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی ۔

۸) اگر کسی عورت کو دس ۱۰/ دن سے زیادہ (مثلاً بارہ ۱۲/ دن) خون جاری رہا اب اگر اس کی کوئی عادت ۱۰/ دن سے کم ہے (مثلاً سات دن ہے) تو وہ دس دن تک نماز نہ پڑھے پھر دسویں دن غسل کرکے نماز شروع کردے اور سات دن کے بعد سے جو تین دن کی نماز نہیں پڑھی اس کا اعادہ لازم

ہوگا ۔

۹) اگر کسی عورت کی عادت ۶/ دن ہے اور اگر کسی مہینہ اس کو دس دن تک حیض آجائے تو یہ پورا دس ۱۰/ دن حیض شمار ہوگا ۔

۱۰) اگر کوئی عورت خون دیکھے ایک دن پھر دو روز خون نہیں دیکھے پھر دو روز خون دیکھے تو یہ پانچوں دن حیض کے ہوں گے ۔

۱۱) اگر کسی عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی پانچ دن کبھی سات دن اسی طرح بدلتے رہتا ہے کبھی دس دن بھی ہوجاتا ہے تو یہ سب حیض ہوگا ایسی عورت کو کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آجائے تو دیکھا جائے گا کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے ہوں گے باقی سب استحاضہ ہوگا ۔

۱۲) اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے اور آگے اور پیچھے جو ایک یا دو دن خون آیا وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا اور ان دنوں کی چھوڑی ہوئی نماز کی قضا لازم ہوگی ۔

۱۳) عورت کو حیض کا خون دیکھتے ہی نماز ۔ روزہ چھوڑ دینا چاہئے اور نمازوں کی قضا نہ کرے لیکن روزوں کی قضا لازم ہوگی اور اگر روزوں کی قضا نہیں کرے گی تو گنہگار ہوگی ۔

۱۴) حائضہ عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اور مسجد کے اوپر والے حصہ میں بھی اسی طرح خانہ کعبہ کا طواف کرنا بھی جائز نہیں ہے ۔

۱۵) قرآن کی تلاوت بھی نہ کرے لیکن بسم اللہ اور الحمدللہ وغیرہ دعا کے طور پر پڑھنا جائز ہے اور حائضہ عورت کے لئے ہر نماز کے وقت وضو کرکے مصلی پر بیٹھ کر ذکر اور دعا وغیرہ کرنا مستحب ہے ۔

۱۶) حائضہ عورت کو قرآن شریف کا چھونا بھی جائز نہیں ہے ۔مگر اس کے غلاف (یعنی جزدان) کے ساتھ چھونا جائز ہے اور جو کپڑا حائضہ کے بدن پر ہو اس سے بھی چھونا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ایسی چیز کو چھونا جائز ہے جس پر قرآن کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو ۔

۱۷) قرآن شریف کے علاوہ دیگر دعاؤں اور اذکار کا پڑھنا اور چھونا سب جائز ہے۔

۱۸) اگر حائضہ عورت معلّمہ ہو تو ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک کلمہ پڑھائے اور ہر دو کلموں کے درمیان میں سانس لیتی رہے۔

۱۹) دو حیض کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ ۱۵/دن سے کم ہو تو پندرہ دن پورے ہونے تک نماز پڑھتی رہے پھر پندرہ دن کے بعد خون اگر کم از کم تین دن اور رات جاری رہا تو یہ تین دن اور تین رات حیض ہوگا اور اگر تین دن سے کم ہو تو پھر یہ استحاضہ ہوگا۔ (مثلاً کوئی عورت پانچ دن خون دیکھی پھر ۱۳/دن پاک رہی پھر پانچ دن خون دیکھی تو اس کا شروع کا پانچ دن حیض ہوگا اور ۱۳/دن اور آخر کے پانچ دن میں سے دو دن استحاضہ ہوگا پھر آخر کا تین دن حیض ہوگا۔

۲۰) اگر کسی عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور مسلسل کئی مہینہ جاری رہا تو اس کا حیض ہر مہینہ دس دن اور دس رات شمار ہوگا۔ باقی بیس دن استحاضہ شمار ہوگا۔ اور استحاضہ کی حالت میں ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر رمضان کا مہینہ ہو تو روزہ رکھنا بھی فرض ہے اور یہ عورت وضو کر کے خانہ کعبہ کا طواف بھی کر سکتی ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر سکتی ہے اور اس کو چھو بھی سکتی ہے اور اس کا شوہر اس سے صحبت بھی کوسکتا ہے۔

۲۱) اگر حیض دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت اتنا کم ہے کہ جلدی سے غسل کے فرائض ادا کر کے اس کے بعد اتنا وقت کہ صرف تکبیر تحریمہ (یعنی اللہ اکبر) کہہ سکتی ہے تو اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی۔

اور اگر پورے دس دن دس رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اور غسل کی گنجائش بھی نہیں ہے تو اس صورت میں اس پر اُس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی۔

۲۲) کرسف (یعنی وہ کپڑا جسے حیض کے دنوں میں عورتیں استعمال کرتیں ہیں) پر تازہ خون کے رنگ کا اعتبار ہوگا خشک ہونے کے بعد رنگ کا اعتبار نہیں ہوگا۔ چنانچہ اگر کرسف پر تری کی حالت میں تو سفیدی تھی لیکن خشک ہونے کے بعد زرد رنگ ہو گیا تو پاکی سمجھی جائے گی اور اگر کرسف پر برتری کی

حالت میں سرخی یا زردی تھی مگر خشک ہو کر سفید ہو گیا تو حیض ہی سمجھا جائے گا۔

۲۳) اگر رات میں سونے کے وقت عورت کرسف پر سرخی دیکھی لیکن صبح اٹھے پر سفیدی تو اس عورت کو رات ہی سے پاک سمجھا جائے گا اور اسے عشاء کی نماز قضا کرنی پڑے گی۔

۲۴) پاک عورت اگر کرسف رکھی اور جب ہٹائی تو خون آلود دیکھی تو جب سے دیکھی ہے اس وقت سے حیض کا حکم لگایا جائے گا لیکن اگر حائضہ عورت کرسف رکھی اور جب ہٹائی تو کرسف کو صاف دیکھی تو جس وقت رکھی تھی اس وقت سے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

۲۵) حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں حرام ہے اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں (جن میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا جسم مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو) یعنی اس کے ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔

۲۶) کسی عورت کی عادت پانچ دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک غسل نہ کرے تب تک صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر غسل نہ کرے اور ایک نماز کا وقت گذر جائے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں۔

۲۷) اگر عادت پانچ دن کی تھی اور پانچ دن سے کم میں خون بند ہو گیا تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورا نہ ہو جائے تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جائے۔

۲۸) اگر پورے دس دن رات پر حیض بند ہوا تو بغیر غسل کے بھی صحبت کرنا درست ہے۔

۲۹) اگر رمضان شریف میں دن میں کسی بھی وقت اگرچہ صبح صادق کے فوراً بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضا لازم ہوگی۔

۳۰) اگر حیض کا خون رمضان میں صبح صادق سے پہلے رات میں منقطع ہو جائے اور غسل صبح صادق کے بعد کرے یا دن کے کسی بھی حصہ میں کرے تو اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔

۳۱) جنبی اور حائضہ کے لئے آیات کا لکھنا مکروہ ہے۔ اگر چہ ان کو نہ پڑھے۔

کوئی شخص معذور اس وقت کہلائے گا جب نماز کا پورا وقت اس طرح گذر جائے کہ عذر برابر جاری رہے اور اتنا بھی وقت نہیں ملے کہ اس وقت کی نماز پاکی سے پڑھ سکے اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں پاکی کے ساتھ نماز پڑھ سکے تو اس کو معذور نہیں کہیں گے۔ اسی طرح اگر کسی معذور کا عذر جاری ہوا تو آخر وقت تک انتظار کرنا چاہئے۔ اگر منقطع نہ ہو تو نماز کے آخر وقت میں وضو کر کے اسی حالت میں نماز پڑھ لے۔ لیکن اگر دوسرے وقت میں وہ عذر ختم ہوگیا تو پچھلی نماز کا اعادہ کرنا پڑھے گا۔ کیوں کہ استیعاب (یعنی نماز کے پورے وقت میں عذر) نہیں پایا گیا۔ ہاں اگر دوسرے وقت بھی عذر منقطع نہیں رہا بلکہ بدستور عذر جاری رہا تو استیعاب صحیح ہونے کی وجہ سے نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مثلاً کسی معذور نے عذر کی حالت میں وضو کیا پھر عذر ختم ہونے کی حالت میں نماز شروع کی یا نماز کے درمیان عذر ختم ہوگیا تو اگر دوسرے وقت میں عذر لوٹ آیا تو نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر دوسرے وقت میں عذر پیش نہیں آیا تو پہلی نماز کا اعادہ ضروری ہوگا۔

معذور کو اگر یہ قدرت ہو کہ پٹی باندھ کر یا کپڑا رکھ کر عذر کو منقطع کر سکتا ہے یا ایسی حالت ہو کہ اگر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو عذر ختم ہوجاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے البتہ کھڑے ہونے کی حالت میں عذر جاری رہتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ عذر کو روکنے کی صورت اختیار کرے اور عذر کو روکنے کے بعد پھر معذور نہیں سمجھا جائے گا اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے عذر جاری ہوجاتا ہے تو اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا واجب ہے۔ کیوں کہ اشارہ سے نماز پڑھنا حدث کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (ماخوذ بالہدایہ)

۳۲) حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کر کے مصلے پر بیٹھ کر سبحانک استغفر اللہ الذی لا الہ الاھو الحی القیوم پڑھے۔ تو اس کے نامۂ اعمال میں ہزار رکعت لکھی جاتی ہیں۔ اور ستر ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور استغفار کے ہر ایک لفظ پر نور ملتا ہے اور جسم کی ہر رگ کے عوض حج و عمرہ لکھے جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

نفاس کے مسائل

۱) بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون جاری ہوتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس (۴۰) دن ہے اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو تھوڑی دیر خون آکر بند ہوجائے تو وہ بھی نفاس ہے۔

۲) اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ جاری ہو تب بھی بچہ کی پیدائش کے بعد غسل کرنا واجب ہے اور اگر غسل سے جان کا خطرہ ہو یا شدید مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور گرم پانی بھی ضرر پہنچائے تو غسل کے بجائے تیمّم کرے اور نماز کے لئے وضو کرے یا اگر وضو بھی کرنا دشوار ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے پھر جب ہلاکت کا اندیشہ یا مرض کی شدت کا خوف ختم ہوجائے تو غسل کرے اور جس طریقے سے بھی نماز پڑھنے کی طاقت رکھے کھڑے ہوکر پڑھے اور اگر کھڑی نہ ہوسکتی ہو تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھنا بھی دشوار ہو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھے لیکن ہرگز نماز نہ چھوڑے۔

۳) نفاس والی عورت کے احکام وہی ہیں جو حیض والی عورت کے ہیں یعنی جس طرح حیض والی عورت پر نماز فرض نہیں یعنی اسے کوئی بھی نماز ادا کرنا، یا روزہ رکھنا، یا قرآن شریف کا پڑھنا، یا اس کا چھونا، یا مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ البتہ درود شریف، استغفار وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح روزے کی قضا کرنا پاکی کے بعد ضروری ہے۔

۴) اگر نفاس کا خون ۴۰ دن سے بڑھ جائے اگر یہ پہلا بچہ ہے تو ۴۰ دن نفاس ہوگا اور اس سے زیادہ جو خون جاری ہوگا وہ استحاضہ ہوگا لہٰذا ۴۰ دن کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اگر اسی طرح مسلسل خون جاری ہی رہا تو چالیس دن کے بعد ۱۵/دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر اس کے بعد بھی جاری رہا تو یہ حیض ہوگا اب حیض کی عادت کے مطابق نماز چھوڑ دے۔

اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے تو اس سے پہلے جتنے دن نفاس کا خون جاری رہتا تھا تو اتنے دن نفاس ہوگا اور جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہوگا۔ مثلاً کسی کی عادت ۳۰ دن نفاس کی ہو لیکن ۳۰ دن

گذر جانے کے بعد خون جاری ہی رہا تو ابھی غسل نہ کرے اگر پورے ۴۰ دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب نفاس ہوگا اور سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت بدل گئی ہے اور اگر ۴۰ دن سے زیادہ ہوجائے تو صرف ۳۰ دن نفاس ہوگا اور باقی سب استحاضہ ہوگا یعنی اب ۳۰ دن کے بعد سے چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے (یعنی ۱۰/دن کی نماز قضا کرے)

۵) اگر کسی عورت کی عادت ۳۰ دن نفاس کی تھی اب اگر کسی مرتبہ ۳۵ دن نفاس کا خون جاری رہا تو یہ بھی نفاس ہے لیکن اگر ۴۵ دن جاری رہا تو ۳۰ دن کے بعد جو ۱۵/دن ہیں یہ نفاس میں شمار نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور ان دنوں میں عورت پر پاکی کے احکام جاری ہوں گے۔ لہٰذا نفاس سمجھ کر ۳۰ دن کے بعد جو نمازیں چھوڑی ہے ان سب کی قضا لازم ہوگی۔

۶) اگر ۴۰ دن سے پہلے نفاس کا خون بند ہوجائے تو فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے اکثر عورتیں اس میں سستی کرتیں ہیں اور ۴۰ دن تک مکمل نماز چھوڑے رہتی ہیں اور ۴۰ دن سے پہلے نماز پڑھنے کو برا سمجھتی ہیں یہ سب غلط ہے اور خلاف شرع ہے۔

۷) ۴۰ دن کے اندر جو خون آئے وہ نفاس ہوگا اگرچہ درمیان میں ۱۰، ۱۵ دن پاکی ہو تب بھی یہ نفاس میں شمار ہوگا۔ لیکن ان پاکی کے دنوں میں غسل کر کے نماز پڑھے اگرچہ ان دنوں میں پڑھی ہوئی نمازیں بے کار ہوجائیں گی اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھی ہو تو روزہ بے کار ہوجائے گا اور بعد میں اس کی قضا لازم ہوگی۔

۸) اگر کسی عورت کو اسقاط حمل ہو یا کریٹنگ کرائے اور نا تمام بچہ ہو جس کے بعض اعضا بن گئے ہوں مثلاً انگلی، ناخن، بال وغیرہ تو یہ پورے بچہ کے حکم میں سمجھا جائے گا اس لئے عورت اس کی وجہ سے نفاس والی سمجھی جائے گی اور اگر وہ عورت مطلقہ یا بیوہ ہوگی تو اس کے بعد عدت بھی پوری ہوجائے گی اور اس بچہ کے بعد جو خون جاری ہوگا وہ نفاس ہوگا اور اس سے پہلے جو خون جاری ہوگا وہ استحاضہ ہوگا اور اگر بچہ کا کوئی عضو نہ بنا ہو تو اس کے بعد جو خون جاری ہوگا وہ نفاس نہیں ہوگا۔ بلکہ دیکھا جائے گا کہ اگر اس سے پہلے پاکی کی کم سے کم مدت یعنی پندرہ (۱۵) دن گذر گئی ہو اور اس کے

بعد خون جاری ہوا اور اسقاط کے بعد بھی جاری رہا تو اس عورت کی حیض میں جتنی عادت ہوگی اتنے دن حیض شمار کیا جائے گا پھر اس کے بعد ۱۵/دن تک جو خون جاری ہو وہ استحاضہ ہوگا اور ان دنوں میں ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگی پھر اگر اس ۱۵ دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو پھر عادت کے موافق حیض ہوگا۔

۹) حالت حمل میں جو خون آئے وہ حیض یا نفاس نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اگرچہ وہ کتنے بھی دن تک ہو۔ نیز پیدائش سے پہلے جو خون یا پانی وغیرہ جاری ہو وہ بھی حیض یا نفاس نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہی ہوگا جب تک کہ بچہ کا اکثر حصہ خارج نہ ہوجائے وہ استحاضہ ہوگا اور اس پر نماز پڑھنا لازم ہوگی۔ (ماخوذ بالہدایہ)

۱۰) بچہ کی پیدائش کے چھٹے روز جو عورت کو غسل دینا ضروری سمجھا جاتا ہے شرعاً اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ البتہ بچہ کو کو غسل دینا اور اس کے سر کے بال مونڈھنا ضروری ہے۔ نیز اگر والدین کو استطاعت ہو تو اس کا عقیقہ کرنا ضروری ہے اگر استطاعت کے باوجود عقیقہ نہ کرے اور وہ بچہ بلوغ سے پہلے مرجائے تو وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرے گا۔ (بحوالہ مشکوٰۃ)

نماز کے احکام و مسائل:

نماز اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ قرآن و حدیث میں نماز کی سخت تاکید وارد ہوئی ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہوگا اور اس کا نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ سورہ روم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَقِیْمُوْ الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوامِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو۔ اور ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ العَھْدُ الّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ الصّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ۔ یعنی ہمارے اور کافروں کے درمیان جو اصلی اور واقعہ فرق ہے وہ نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے کا ہے۔

جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا کام کیا۔ دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن بندے کے اعمال کا جو حساب ہوگا ان مین سب سے اول نماز ہے۔ اگر نماز

ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو ناکام ہوگا اور خسارہ میں پڑے گا۔

نماز کی پابندی ہر بالغ مرد و عورت پر لازم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے نماز کی پابندی کی قیامت کے دن نماز اس کے لئے نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی وہ شخص قیامت کے دن قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بعض احادیث میں آتا ہے کہ جس نے نہایت سکون کے ساتھ نماز پڑھی اللہ رب العزت جنت میں ایک فرشتہ کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتہ جنت کے ایک دریا میں غوطہ لگا کر نکلتا ہے اس کے پروں سے جتنے قطرے پانی کے ٹپکتے ہیں اتنی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز کو قضا کر دیا اللہ رب العزت ایک فرشتہ کو حکم دیتے ہیں جو اس کا نام جہنم کی آگ کے بنے ہوئے دروازہ میں سے ایک دروازہ پر لکھ دیتا ہے۔ اب اس انسان کو آگ کے بنے ہوئے دروازے میں سے گذرنا پڑے گا اس قصور کی وجہ سے کہ اس نے جان بوجھ کر نماز قضا کی۔

نماز کے شرائط:

نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں ضروری ہیں۔

۱) جسم کا پاک ہونا نجاست حقیقی و حکمی سے یعنی وضو نہ ہو تو وضو کرے اور اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے اور اگر جسم پر کوئی نجاست (مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون، قئے وغیرہ) لگی ہو تو اس سے جسم کو پاک کرنا۔ ۲) نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ ۳) نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا۔

۴) ستر کا چھپا ہونا یعنی چہرہ دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا پورے جسم کو چھپانا۔

۵) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ ۶) نماز کا وقت ہونا۔

۷) نماز کی نیت کرنا یعنی دل سے ارادہ کرنا کہ کس وقت کی اور کونسی نماز ہے فرض واجب یا سنت وغیرہ

۸) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔

یہ تمام چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں جب تک یہ تمام چیزیں نہ پائی جائیں اس وقت تک نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

نماز کے فرائض:

نماز کے اندر یہ چیزیں فرض ہیں۔

۱) قیام فرض نماز وتر اور واجب کی جیسے نذر کی نماز اور فجر کی سنت میں قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے۔ اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قدرت نہ ہو تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے اور لیٹ کر نماز پڑھنے کے دو طریقہ ہیں ایک یہ کہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی جانب لیٹ جائے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔

اور دوسرا طریق یہ ہے کہ قبلہ کی طرف پیر کر کے لیٹ جائے اگر پیر کو کھڑا کر سکے تو کھڑا کرے ورنہ دونوں پیر قبلہ کی طرف پھیلا لے اور گردن کے نیچے کوئی اونچی چیز رکھ لے تاکہ بیٹھنے کے مشابہ ہو جائے۔ پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے اس طرح کہ رکوع میں تھوڑا سر جھکائے اور سجدہ میں زیادہ اور اگر سر سے بھی اشارہ کرنا دشوار ہو تو اب نماز کو مؤخر کرے اور جب اتنی طاقت آئے کہ اشارہ سے نماز پڑھی جا سکتی ہے تو نماز کی قضا لازم ہے۔ لیکن نماز ہرگز معاف نہیں ہوگی۔

اور سنت اور نفل نمازوں میں قیام مطلقاً فرض نہیں ہے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو پوری نماز کا ثواب ملے گا اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو آدھی نماز کا ثواب ملے گا۔

۲) قرأت: یعنی قرآن میں سے جو بھی آسان ہو وہ پڑھے۔

۳) رکوع کرنا: رکوع کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ لٹکائے تو گھٹنے کو پالے اور بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں حد یہ ہے کہ سر زانو کے مقابل ہو جائے۔

۴) سجدہ کرنا: سجدہ یہ ہے کہ پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھے اور اگر عذر کی وجہ سے ناک یا

پیشانی پر صرف اکتفا کرے تو جائز ہے اور اگر بغیر عذر کے صرف پیشانی زمین پر رکھے تو مکروہ ہے اور
سجدہ میں دونوں پیر میں سے کم از کم ایک انگلی زمین پر رکھنا شرط ہے ورنہ سجدہ باطل ہوجائے گا اور بلا
عذر ایک پیر رکھنا مکروہ ہے۔

اسی طرح تکیہ یا ایسا گدّا کہ جس پر سجدہ کرنے سے زمین کی سختی محسوس نہ ہو تو بلا عذر اس پر سجدہ
کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے تاکہ زمین کی سختی محسوس ہو تو اب سجدہ ادا ہوگا۔

۵) آخری رکعت میں تشہد (یعنی التحیات پڑھنے) کی مقدار بیٹھنا۔

۶) اپنے اختیاری فعل سے نماز کو ختم کرنا یعنی سلام پھیر کر نماز سے نکلنا۔ اگر کوئی التحیات پڑھنے کے
بعد قہقہہ لگادے یا بات کرلی یا کوئی کام ایسا کرلے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا فرض تو ادا
ہوجائے گا لیکن نماز کا اعادہ واجب ہوگا اور اگر پھر سے نماز نہ پڑھے تو گنہگار ہوگی۔

نماز کے واجبات:

۱) فرض کی پہلی دو رکعت اور سنت، واجب اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ ایک بڑی آیت کا پڑھنا۔
۲) سورۂ فاتحہ کے ساتھ کسی ایک سورہ یا کسی سورہ میں سے تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کا پڑھنا
۳) سورۂ فاتحہ کو سورہ سے پہلے پڑھنا۔
۴) قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔
۵) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا۔
۶) قعدۂ اولیٰ یعنی چار رکعت والی اور تین رکعت والی نماز مین دو رکعت پر تشہد (یعنی التحیات)
پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔
۷) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔
۸) ترتیب سے نماز ارکان وافعال کو ادا کرنا یعنی پہلے قیام پھر قرأت پھر رکوع پھر سجدہ کرنا۔
۹) تعدیل ارکان یعنی تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا۔
۱۰) لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا۔
۱۱) وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھنا۔

۱۲) دعاء قنوت کی تکبیر کہنا۔

یہ تمام چیزیں نماز میں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو سجدہ سہو
واجب ہوگا۔ اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز کا اعادہ لازم آئے گا۔ اور سجدۂ سہو کا بیان آگے صفحہ نمبر ۲۹ پر
آئے گا۔

نماز کے مستحبات:

(۱) قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا (۲) رکوع میں قدم کی پشت پر (۳) سجدے میں ناک پر
(۴) قاعدے میں اپنی گود پر (۵) سلام کے وقت دائیں بائیں مونڈھوں پر (۶) نماز میں جمائی کو
روکنے دانتوں سے ہونٹ پکڑ کر یا بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ کر۔ (۷) کھانسی کو جتنا ہوسکے روکنا
کیونکہ بلا عذر کھانسنا نماز کو فاسد کردیتا ہے۔

☆نماز کی سنتیں:

(۱) قبلہ رخ سیدھا کھڑا ہونا۔ (۲) سر کو نہ جھکانا۔ (۳) دونوں پیروں کو ملا کر قبلہ رخ رکھنا۔ (۴)
دوپٹہ کے اندر سے کاندھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ (۵) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھلی
رکھ کر سینہ پر ہاتھ باندھنا، (۶) ثنا پڑھنا (۷) تعوذ اور تسمیہ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم
اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ (۸) آمین آہستہ سے کہنا۔ (۹) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں صرف سورہ
فاتحہ پڑھنا۔ (۱۰) رکوع میں جاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے ملا کر گھٹنے پر رکھنا۔ (۱۱) کم از
کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ (۱۲) رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور
تحمید یعنی ربنا لک الحمد کہنا۔ (۱۳) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنا زمین پر ٹیکنا پھر دونوں ہاتھ رکھنا
پھر ناک پیشانی۔ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کرنا ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا۔ کم از کم تین
مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ (۱۴) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک اُٹھانا۔ پھر دونوں
ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر سیدھا کھڑا ہوجانا۔ (۱۵) منتقل ہونے کی تکبیرات یعنی ایک رکن سے
دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔ (۱۶) بیٹھتے وقت بائیں کولہے پر بیٹھ کر دائیں
طرف دونوں پیروں کو نکالنا۔ (۱۷) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر قبلہ رخ رکھنا۔ (۱۸) انگلیوں کو اپنی

حالت پر چھوڑ دینا۔(۱۹) تشہد میں اشھد پر حلقہ بنانا اور لا الہ پر انگلی اُٹھا کر الا اللہ پر انگلی گرا دینا۔ (۲۰) درودِ ابراہیم اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔(۲۱) پہلے دائیں طرف سلام پھیرنا پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔(۲۲) سلام میں فرشتوں کی نیت کرنا۔(۲۳) فجر اور ظہر کی نماز میں طوال مفصل کی سورتیں پڑھنا۔(طوال مفصل ۲۶ پارہ کی سورۃ حجرات سے پارہ ۳۰ کی سورہ بروج تک کی سورتوں کو کہتے ہیں۔اور عصر اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتیں پڑھنا۔(اوساط مفصل پارہ ۳۰) کی سورہ بروج سے سورۃ بینہ کی سورتوں کو کہتے ہیں۔اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی سورتیں پڑھنا (قصار مفصل بینہ سے سورۃ والناس تک کی سورتوں کو کہتے ہیں۔) یہ تمام چیزیں نماز میں سنت ہیں اگر ان میں سے کچھ چھوٹ جائے تو نماز ہو جائے گی۔مگر ثواب میں کمی آئے گی۔(نور الدرایہ)

نماز کے مکروھات : (۱) نماز میں جمائی لینا۔(۲) نماز کی حالت میں اپنے منہ میں کوئی چیز لینا جیسا کہ درھم وغیرہ اور وہ اتنی مقدار میں ہو کہ قرأت سے نہ روکتی ہو۔

۳) سجدے میں اور قعدہ میں اپنے پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف سے پھیرنا۔(۴) نماز میں ادھر ادھر دیکھنا بغیر گردن موڑے۔(۵) سجدے میں جاتے ہوئے اپنے کپڑوں کو سمیٹنا۔(۶) بلا عذر اپنے جسم کے کپڑوں پر سجدہ کرنا۔(۷) پیشاب و پاخانہ روک کر نماز پڑھنا۔اسی طرح ریح کو بھی روکنا۔(۸) نماز میں دائیں بائیں ہلنا۔(۹) ایک پیر پر بوجھ دے کر کھڑے ہونا۔(۱۰) نماز میں آنکھ بند کرنا۔ (۱۱) نماز میں خوشبو سونگھنا۔لیکن اگر خوشبو ہاتھ میں لے کر سونگھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱۲) پیشانی سے مٹی اور پسینہ پونچھنا۔(۱۳) نماز میں تین سے کم جوئیں مارنا۔(۱۴) بلا عذر بچہ کو اٹھانا۔ (۱۵) نماز میں انگلیاں چٹخانا۔(۱۶) دیوار یا ستون سے بلا ضرورت ٹیک لانا۔(۱۷) نماز میں اپنے کپڑے اور جسم سے کھیلنا۔(۱۸) ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ نمازی کے اوپر چھت میں یا سامنے یا اسکے بازو میں تصویر ہو۔(۱۹) تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔(۲۰) نماز میں آیتوں اور تسبیحات کو ہاتھوں پر شمار کرنا۔ (حاشیہ ہدایہ)

فرض نماز کا مسنون طریقہ:

جب نماز کا رادہ کرے تو قبلہ رخ سیدھا کھڑی ہو جائے اگر قدرت ہو تو دونوں پیروں کو ملا کر

کھڑی ہو اور پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو سر کو نہ جھکائے پھر اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کاندھے تک اٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے۔پھر سینہ پر ہاتھ باندھ لے اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے پھر ثناء پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالىٰ جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ ۔پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمدللہ شریف پوری پڑھے پھر آہستہ سے آمین کہے پھر بغیر بسم اللہ پڑھے کوئی سورہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہے اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنے پر رکھے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے اور دونوں پیر ملا دے۔پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوئی سر کو اٹھائے اور سیدھی کھڑی ہو کر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللّٰہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور زمین پر پہلے گھٹنے رکھے اور انگلیاں خوب ملا کر قبلہ رخ رکھے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پیشانی اور ناک رکھے اور پیر کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے مگر پیر داہنی طرف نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں ہاتھ پہلو سے ملا دے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ دے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلىٰ کہے پھر اللّٰہ اکبر کہتی ہوئی اٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرے سجدہ میں اللّٰہ اکبر کہتی ہوئی جائے اور کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اُٹھے پھر دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد اور ایک سورہ پڑھ کر دوسری رکعت میں اسی طرح پوری کرے۔

پھر جب دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں کولھے پر بیٹھے اور اپنی دونوں پیر داہنی طرف نکال دے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیوں کو ملا کر قبلہ رخ رکھے پھر تشہد یعنی التحیات پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

درود ابراھیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّی علٰی مُحَمَّدٍ وعلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَماصَلَّیْتَ علٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کمَابَارَکْتَ علٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ پھردعائے ماثورہ پڑھے

دعائے ماثورہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم پھردونوں طرف سلام پھیرلےاور یہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔

نماز کے متفرق مسائل:

۱) ستر کرنا ہرچار طرف سے ہے نہ کہ نیچے کی طرف سے مثلاً ساڑی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ پیٹ، پیٹھ، بازو اور گلا وغیرہ نظر نہ آتا ہو اگرچہ ساڑی کے نیچے کچھ نہ پہنی ہو۔

۲) اتنا باریک کپڑا کہ جس سے جسم کا رنگ یا بال کا رنگ ظاہر ہوتا ہو ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کپڑا۔ اگر موٹا ہو لیکن اس قدر چست ہو کر جسم کے نشیب و فراز ظاہر ہوتے ہوں تو ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۳) اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اس نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر اتنی دیر نہیں کھلا رہا بلکہ کھلتے ہی فوراً ڈھانک لی تو نماز درست ہو جائے گی جیسے کان، سر، لٹکے ہوئے بال، پیٹ، پیٹھ گردن وغیرہ کا چوتھائی حصہ اتنی دیر کھلا رہ جائے یا اس کا رنگ ظاہر ہو جائے تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

۴) اگر شروع ہی سے چوتھائی ستر کھلا ہو تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوگا اور اگر جان بوجھ کر نماز کے درمیان چوتھائی عضو کھول لیا تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی۔

۵) اگر کسی عورت کا نماز میں دو عضو یا تین عضو میں سے تھوڑا تھوڑا نظر آرہا ہو یا عضو کا رنگ جھلک رہا

ہو اور سب جمع کر کے سب سے چھوٹے عضو کے چوتھائی کے برابر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مثلاً پنڈلی اور گردن میں سے تھوڑا تھوڑا نظر آرہا ہو یا اس کا رنگ جھلک رہا ہو تو اگر یہ سب سے چھوٹا عضو یعنی گردن کے چوتھائی کے برابر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۶) ستر کا چھپانا قدرت اور اختیار کی حالت میں فرض ہے حتیٰ کہ اگر کسی کے پاس اتنا کپڑا نہ ہو کہ وہ ستر چھپا سکے یا کسی بیماری کی وجہ سے ستر کو چھپانا دشوار ہو تو اس کے لئے اسی حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۷) اگر کپڑے اور بدن پر کچھ نجاست لگی ہو لیکن اسی نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی نہیں ملتا ہو اور کوئی دوسرا پاک کپڑا بھی نہ ہو تو اسی نجس کپڑے میں نماز پڑھنا درست ہے۔

۸) کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی حالت میں چوتھائی ستر کھلتا ہے اور بیٹھنے کی حالت میں نہیں کھلتا تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (ماخوذ نورالدرایہ)

۹) اگر کسی ایسی جگہ ہو کہ وہاں قبلہ معلوم نہ ہو کہ کس طرف ہے اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جس سے پوچھ سکے تو تحری کرے (یعنی) اپنے دل میں سوچے، پھر دل جس سمت کی طرف گواھی دے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے۔ لیکن اگر بغیر دل میں سوچے اور بغیر کسی کے پوچھے کسی سمت کی طرف نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (الھدایہ)

۱۰) اگر کسی ایسی جگہ ہو کر وہاں صرف آدمی ہوں لیکن پردے اور شرم کی وجہ سے بغیر پوچھے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی ایسے وقت شرم نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۱) اگر کوئی بتانے والا نہ ملے اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے ادھر قبلہ نہیں ہے تو نماز ہو جائے گی۔

۱۲) اگر کسی ایک سمت رخ کر کے نماز پڑھ رہی تھی پھر نماز ہی میں معلوم ہو گیا کہ قبلہ اس سمت نہیں ہے بلکہ دوسری سمت میں ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ اب اگر معلوم ہونے کے بعد قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو نماز نہ ہوگی۔

۱۳) اگر جان یا مال یا دشمن یا درندہ یا چور یا ڈاکو کے خوف سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا دشوار ہو تو جس سمت بھی قدرت ہو اسی سمت نماز پڑھنا جائز ہے۔

۱۴) اگر بڑھاپے کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا نہیں کر سکتی جیسے قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ یا قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتی تو یہ ارکان اس سے ساقط ہو جائیں گے جس طرح نماز پڑھے جائز ہے۔

۱۵) اگر اتنی بیمار ہو کہ قبلہ کی طرف نہیں پھر سکتی اور کوئی پھیرنے والا بھی موجود نہیں ہے تو جدھر چاہے نماز پڑھ لے اور اگر کوئی پھیرنے والا موجود ہو مگر پھیرنے سے تکلیف ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

۱۶) سواری پر اگر فرض نماز کو عذر سے اور نفل نماز بلا عذر پڑھے تو جس سمت بھی متوجہ ہو جائز ہے۔

۱۷) تکبیر تحریمہ سے پہلے نماز کی نیت کرنا ضروری ہے اگر تکبیر کے بعد نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہ ہوگا اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔

۱۸) نیت سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل سے جانے کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے اگر صرف زبان سے نیت کی اور دل میں نیت نہ ہو تو اس نیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ بہتر ہے کہ دل اور زبان دونوں سے نیت کرے اور اگر کسی نے دل میں نیت کی ظہر کی نماز پڑھنے کی اور زبان سے عصر نکل گیا تو زبان کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ دل کی نیت کا اعتبار ہوگا اور ظہر کی نماز کی نیت صحیح ہوگا۔

۱۹) نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز ہو جائے گی مگر یہ خلاف سنت ہے۔

۲۰) سجدہ میں اگر ناک اور پیشانی دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ صرف پیشانی زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو نماز درست ہوگی لیکن اگر بغیر عذر پیشانی زمین پر نہ رکھے صرف ناک زمین پر رکھے تو نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر عذر کی وجہ سے صرف ناک زمین پر رکھے تو جائز ہوگی۔

۲۱) اگر نماز کے اندر وضو ٹوٹ جائے اور یہ پہلی مرتبہ ہو تو وضو کرے اور پھر سے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر اکثر ایسا ہوتا ہو تو جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے وضو کر کے بغیر کسی سے بات کئے ہوئے اس رکن سے نماز پڑھے جہاں سے چھوڑ کر گئی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھنے کے درمیان

کسی سے بات نہ کی ہو یا کوئی ایسا کام نہ کی ہو جو نماز میں درست نہیں اگر ایسا کوئی کام کر لی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب پھر سے نماز پڑھے مثلاً اگر رکوع میں وضو ٹوٹ گیا تو وضو کر کے آئے اور پھر سے رکوع کرے اور پوری نماز مکمل کر لے۔

۲۲) قرآن شریف کو صحیح پڑھنا ضروری ہے ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے ء اور ع میں جو فرق ہے اسی طرح 'ح' اور 'ہ' میں اور ذ، ز، ظ، ض میں اور س، ص، ش میں جو فرق ہے اس کو ٹھیک ٹھیک پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔

۲۳) اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا جیسے ح کی جگہ ہ پڑھ دے یا ع نہیں نکلتا یا ث، س، ص نہیں نکلتا بلکہ سب کو سین ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے اگر صحیح پڑھنے کی کوشش نہ کرے تو گنہگار ہوگی اور اس کی کوئی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے معذوری سے ایسا کیا مثلاً ح نہیں ادا ہوتی تو ہ پڑھ دی جیسے الحمد کی بجائے الھمد پڑھ دی یا ع نہیں نکلتا بلکہ الف نکلتا ہے یا الصمد میں ص کی جگہ س پڑھ دی۔ اب اگر رات دن اس کے صحیح نکالنے کی کوشش کرتی ہے اس کے باوجود یہ الفاظ نہیں نکلتے تو نماز جائز ہوگی اور اگر کوشش چھوڑ دے تو نماز فاسد ہوگی اور اس کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ بقیہ عمر میں کوشش چھوڑ دے۔

۲۴) ایسے کپڑے پر سجدہ کرنا جو جسم سے متصل ہے بغیر عذر کے مکروہ ہے جیسے اوڑھنی یا عمامہ کی کور پر اور اگر عذر سے کرے یعنی زمین کی گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے اپنے جسم سے متصل کپڑے پر سجدہ کرے تو مکروہ ہے جیسے اوڑھنی یا عمامہ کی کور پر اور اگر عذر سے کرے یعنی زمین کی گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے اپنے جسم سے متصل کپڑے پر سجدہ کرے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (کذافی الہدایہ ونورالدرایہ)

سجدہ سہو کے احکام

نماز میں کس واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر (دیر) ہو جانے سے یا نماز میں کسی فرض کو دوبارہ ادا کرنے سے مثلاً ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدہ کر دے تو ان سب صورتوں

میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ بشرط یہ کہ بھول کر ایسا ہوا ہو اور اگر جان بوجھ کر ایسا کی تو سجدہ سہو سے نماز نہ ہوگی بلکہ نماز کا اعادہ لازم ہوگا۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشھد (یعنی التحیات) پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور سجدہ مین تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اس سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جائے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائے اور سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جائے اور دوبارہ پوری التحیات پڑھے اس کے بعد درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سجدۂ سہو کے مسائل:

۱) نماز میں فرض چھوٹ جانے سے سجدہ سہو سے تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا اگرچہ بھول سے چھوٹا ہو۔

۲) اگر کسی نماز میں بھول کر کئی باتیں ایسی پیش آگئیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو سب کی تلافی کیلئے صرف ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

۳) جن چیزوں سے فرض نمازوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ان سے نوافل سنتوں اور وتروں میں بھی واجب ہوتا ہے۔

۴) الحمد پڑھ کر سوچنے لگی کہ کونسی سورہ پڑھے اور اس سوچ میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

۵) سنت اور نفل کی ہر رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ کا ملانا واجب ہے۔ اس لئے اگر ان کی کسی بھی رکعت میں سورہ ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرنا ضرور ہوگا۔

۶) اور اگر کوئی پہلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے صرف سورہ پڑھے تو اب آخری رکعت میں الحمد دوبارہ نہ پڑھے جو بلکہ صرف آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

۷) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت اور واجب اور نفل کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورہ ملانا واجب ہے۔ اگر کوئی پہلی دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھے اور سورہ نہ ملائے تو اب دوسری دو رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ ملائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

۸) اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ رکوع جو فرض ہے وہ صحیح طرح ادا میں نہیں ہوا۔

۹۔۱۰) اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ بیٹھے ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کر لے تو یہ ایک ہی سجدہ ہوگا۔ دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اس لئے کہ دونوں سجدے فرض ہیں اور فرض چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے دوبارہ نماز پڑھے۔ لیکن اگر نماز کے اندر ہی یاد آگیا کہ سجدہ صحیح نہیں ہوا ہے تو سجدہ کا اعادہ کرے اور آخر مین سجدۂ سہو بھی کرے۔

اگر اتنا اٹھی کہ بیٹھنے کے قریب ہو جائے لیکن بیٹھی نہیں اور سجدہ میں چلے جائے تو نماز کا فرض تو ادا ہو گیا لیکن جلسہ جو واجب ہے وہ چھوٹ گیا اس لئے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اب اگر سجدۂ سہو نہ کرے تو نماز کا اعادہ کرے۔

۱۱) اگر نماز کا کوئی فرض بھول سے چھوٹ جائے مثلاً ایک سجدہ چھوٹ گیا یا رکوع چھوٹ گیا یا کوئی اور فرض چھوٹ گیا لیکن وہ نماز کے اندر میں یاد آگیا تو اسی وقت فوراً یاد آیا ہو رکوع یا سجدہ ادا کر لے۔ پھر وہ رکن ادا کرے جس میں یاد آیا ہو اور آخر میں سجدۂ سہو لازم ہوگا کیوں کہ نماز کے اندر ترتیب وار ارکان ادا کرنا واجب ہے اور ترتیب کے چھوٹنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ مثلاً پہلی رکعت کا ایک سجدہ بھول سے چھوٹ گیا اور دوسری رکعت کے رکوع میں یاد آیا تو رکوع ہی سے سجدہ میں چلے جائے اور ایک سجدہ کر کے پھر دوبارہ رکوع کو ادا کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر چھوٹے ہوئے رکن کا نماز میں یاد آنے کے باوجود اعادہ نہ کرے تو نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا۔

۱۲) اگر التحیات پڑھنے کے بجائے کچھ اور پڑھ لے مثلاً سورہ فاتحہ وغیرہ تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

۱۳) آخر رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد یہ شبہ ہوا کہ چار رکعت ہوئی یا تین رکعت ہوئی اور اسی

سوچ میں اتنی دیر ہوگئی کہ جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے پھر یاد آیا کہ چار رکعت ہوئی ہے تو سلام پھیرنے میں تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

۱۴) تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں قعدۂ اولیٰ (یعنی دو رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھنا بھول گئی اور تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوگئی تو اگر بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھے اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا اور اگر کھڑی ہونے کے قریب ہو (یعنی رکوع کے) تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہوجائے اور بقیہ نماز کو پوری کرے اور پھر آخر میں سجدۂ سہو کرلے اور اگر سیدھی کھڑی ہونے کے بعد دوبارہ لوٹ آئی اور بیٹھ کر التحیات پڑھی تو گنہگار ہوگی لیکن سجدۂ سہو سے نماز ہوجائے گی۔

۱۵) اگر دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک درود شریف پڑھ لے اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ پہلا قعدہ ہے اور اس کے بعد کھڑی ہوگئی تب بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر اس سے کم پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

۱۶) اگر آخری قعدہ میں بیٹھی لیکن التحیات پڑھ کر یہ سوچ کر کھڑی ہوگئی کہ یہ پہلا قعدہ ہے تو پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرلے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرچکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو بھی کرے اس صورت میں میں چار رکعت نماز فرض اور دو رکعت نفل ہوجائے گی۔

۱۷) اگر فرض کی چوتھی رکعت میں قعدۂ اخیر نہ کرے اور یہ سمجھ کر کھڑے ہوجائے کہ یہ تیسری رکعت ہے تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے۔

اور اگر پانچویں رکعت پڑھ لینے کے بعد یاد آیا تو نہ بیٹھے بلکہ ایک رکعت اور ملالے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اب یہ چھ رکعت نفل ہوجائے گی فرض نہیں ہوگی بلکہ فرض پھر سے پڑھے۔

۱۸) اگر نماز سے شک پیدا ہوگیا کہ تین رکعت ہوئی ہے یا چار رکعت اور اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہوا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے اور اگر اکثر ایسا ہوتا ہے تو دل میں سوچے کہ تین رکعت ہوئی ہے یا چار رکعت پھر اگر گمان غالب ہو کہ چار رکعت ہوئی ہے تو کوئی اور رکعت نہ ملائے اب اگر یہ سوچنے میں اتنی دیر ہوگئی کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں تو سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر غالب گمان میں کوئی بات نہ آئی تو کم رکعت کو سمجھے یعنی تین رکعت ہی سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں اس رکعت پر بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے اور پھر آخر میں بھی بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔

۱۹) اگر یہ شک ہو کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر شک پہلی مرتبہ ہو تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر اکثر شک ہوتا ہو تو جدھر زیادہ گمان ہو اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی رکعت سمجھے لیکن جس رکعت کے بارے میں شک ہوا ہے کہ پہلی ہے یا دوسری ہے اس پر بیٹھ کر التحیات پڑھے پھر اس کے بعد جو رکعت پڑھے اس پر بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے اور اس میں الحمد کے ساتھ سورہ بھی ملائے پھر اس کے بعد والی رکعت پر بھی بیٹھے کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ چوتھی ہو پھر ایک اور رکعت پڑھ کر بیٹھے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے۔

۲۰) اگر یہ شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر ہوں تو اس شک والی رکعت پر بیٹھ کر ایک اور رکعت پڑھے اور اس پر التحیات کے لئے بیٹھے کہ شاید یہی چوتھی رکعت ہو اس کے بعد ایک اور رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو بھی کرے۔

۲۱) اگر نماز پڑھ لینے کے بعد یہ شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں ہوئیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہوگئی۔ البتہ اگر یاد آجائے کہ تین ہی ہوئی تو پھر کھڑے ہو کر ایک اور رکعت پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی سے بات نہ کی ہو یا کوئی ایسا کام نہ کی ہو جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہ پھرا ہو اور اگر سلام پھیر کر کسی سے بات کرلی ہو یا کوئی ایسی

بات پیش آگئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۲۲) نماز میں کچھ بھول ہوجائے جس سے سجدۂ سھو واجب تھا لیکن سجدۂ سھو کرنا بھول جائے اور دونوں طرف سلام پھیر دے لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھے رہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا اور نہ کسی سے بات کی اور نہ ایسی بات پیش آئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدۂ سھو کرے اب اگر اس کے بعد بھی سجدۂ سھو نہ کرے تو نماز کا اعادہ لازم ہوگا۔

۲۳) چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھول سے دو رکعت پر سلام پھیر دے تو اب اٹھ کر اس نماز کو پوری کرے اور سجدۂ سھو کرے جب کہ سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات نہ پیش آئی ہو جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب نماز کا اعادہ لازم ہوگا۔

۲۴) اگر کسی کو وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان بھی نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر گمان ہے تو اس رکعت میں بھی دعاء قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات بھی پڑھے پھر کھڑے ہوکر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دعاء قنوت پڑھے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

۲۵) وتر میں دعاء قنوت پڑھنا بھول جائے اور سورہ پڑھ کر رکوع کرلے تو اب دوبارہ دعاء قنوت قومہ میں نہ پڑھے بلکہ صرف سجدۂ سھو کرلے نماز ہوجائے گی۔

۲۶) نماز میں جو چیزیں واجب ہیں وہ چیزیں بھول کر چھوٹ گئیں تو سجدۂ سھو واجب ہوگا اور اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو سجدۂ سھو سے نماز نہیں ہوگی بلکہ نماز کا اعادہ لازم ہوگا لیکن چار چیزوں کو جان بوجھ کر چھوڑنے سے بھی سجدۂ سھو سے نماز ہوجائے گی۔

(۱) پہلا قعدہ جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

(۲) پہلے قعدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جان بوجھ کر درود پڑھے

(۳) قعدۂ اخیرہ کے بعد جان بوجھ کر یہ سوچتے رہے کہ تین رکعت ہوئی یا چار رکعت اور اتنی دیر ہوگئی

جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں۔

(۴) اول رکعت میں مثلاً ایک سجدہ بھول کر چھوٹ گیا اور اس کی قضا کرنے میں اخیر نماز تک جان بوجھ کر تاخیر کی۔ تو ان چار صورتوں میں سجدہ سھو سے نماز ہوجائے گی۔

۲۷) اگر تشھد نصف سے کم چھوٹ گیا تو سجدۂ سھو واجب ہوگا۔

۲۸) اگر سورۂ فاتحہ کی ایک آیت بھی چھوٹ جائے تو سجدۂ سھو واجب ہوگا۔

سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ:

کھڑے ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلی جائے اور کم از کم سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سر اٹھائے۔ اگر کوئی بیٹھ کر بھی سجدۂ تلاوت کرے تو جائز ہے۔

سجدۂ تلاوت کے مسائل:

۱) جو شخص سجدہ کی آیت پڑھے اس پر سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے چاہے قرآن مجید سننے کے ارادہ ہو یا کسی اور کام میں مصروف ہو اور بغیر ارادہ کے سجدہ کی آیت سن لے۔ اس لئے بہتر ہے کہ قرآن پڑھنے والا مرد ہو یا عورت سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے تا کہ کسی دوسرے کے اوپر سجدہ واجب نہ ہو کیوں کہ اگر سننے والے نے سجدہ نہ کیا تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔

۲) جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی شرط ہے یعنی باوضو ہونا جسم اور کپڑے کا پاک ہونا۔ جگہ کا پاک ہونا۔ ستر چھپا ہونا۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا وغیرہ۔

۳) اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے سجدہ کی آیت سن لی تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا لیکن اگر خون کے بند ہوجانے کے بعد غسل کرنے سے پہلے سجدہ کی آیت سنی تو اس پر سجدہ کرنا واجب ہوگا اور غسل کرنے کے بعد سجدہ کرے۔ (الھدایہ)

۴) اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو آیت پڑھنے کے بعد افضل یہ ہے کہ فوراً سجدہ کرے پھر سجدہ کے بعد باقی سورہ یا دوسری سورہ سے کچھ پڑھ کر رکوع کرے اور اگر آیت سجدہ پڑھ کر فوراً سجدہ نہ کرے بلکہ ایک یا دو آیتیں پڑھ لے پھر سجدہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے پھر سجدہ کرے تو سجدہ تو ادا ہو جائے گا لیکن گناہ لازم رہے گا۔

۵) نماز میں سجدہ کی آیت پڑھ کر اگر فوراً رکوع کردے پھر سجدہ کرے تو سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ (نورالدرایہ)

۶) اگر حائضہ یا نفساء عورت سجدہ کی آیت پڑھے تو اسکے پڑھنے سے سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا لیکن اس پر واجب نہیں ہوگا۔

۷) پوری سجدہ کی آیت پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔ اور اگر سجدہ کی آیت میں سجدے کے لفظ سے ایک حرف پہلے اور ایک حرف بعد بھی پڑھ لے تو سجدۂ تلاوت تب بھی واجب ہوگا۔

مریض کی نماز کے احکام:

(۱) اگر مریض کھڑے رہ کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھے اور اگر بیٹھ کر رکوع سجدہ نہیں کرسکتا تو اشارہ سے نماز پڑھے۔ پھر رکوع میں تھوڑا سا سر جھکائے اور سجدے میں زیادہ سر جھکائے اور زمین پر کوئی چیز تکیہ وغیرہ رکھ کر سجدہ نہ کرے۔ اور اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لیٹ کر نماز پڑھے یا چت لیٹ جائے اور گردن کے نیچے کوئی اونچی چیز رکھ لے اور اپنے پیروں کو قبلہ کی طرف پھیلا لے۔ اور سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔ اگر سر کے اشارے سے نماز نہیں پڑھ سکتا تو نماز کو مؤخر کردے لیکن نماز اس سے معاف نہیں ہوگی۔ بلکہ جب اسکو طاقت آجائے تو ان نمازوں کی قضاء لازم ہو جائے گی۔ اور اگر وصیت کرے تو ان نمازوں کا فدیہ واجب ہوگا۔

(۲) اگر کوئی نماز میں کھڑے ہوسکتا ہے لیکن رکوع وسجدہ نہیں کرسکتا تو اس پر قیام لازم نہیں ہے۔ بلکہ وبیٹھ کر نماز پڑھے۔

(۳) اگر کوئی شخص پانچ نماز تک یا اس سے کم تک بیہوش رہا تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔ اور اگر مسلسل چھ نماز یا اس سے زیادہ تک بیہوشی رہی تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔ (الھدایہ)

(۴) جو شخص قیام پر قادر نہ ہو۔ لیکن کسی بھی ہیت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو زمین پر ہی بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارہ سے نماز ادا کرنا جائز نہیں ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

(۵) اگر قیام پر قدرت ہے لیکن گھٹنے یا کمر وغیرہ میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو۔ یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے پر قادر ہے۔ مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔ کرسی پر ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں۔ البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیبت پر بیٹھنا دشوار ہو۔ تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ اور کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر ادا کی جائے ٹیبل والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے۔

(۶) کرسی پر اشارہ کرنے کی صورت میں رکوع میں ہاتھ کو ران پر رکھنا اور سجدہ کی حالت میں فضاء میں معلق رکھ کر اشارہ سے سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع سجدہ دونوں میں ہاتھ کو ران پر رکھے۔

(مکتوب از زین الاسلام قاسمی الہ بادی نائب مفتی دار العلوم دیوبند)

مسافر کی نماز کے احکام:

۱) اگر کوئی شخص ۴۸ میل یعنی ۷۸ کلومیٹر سفر کرنے کے ارادے سے نکلے تو شریعت میں اس کو مسافر کہتے ہیں ۔ جیسے ہی یہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکلے تو اس کو نماز قصر کرنے کا حکم دیا جائے گا اور رمضان کے روزے میں افطار کی اجازت دی جائے گی اور اتنی دور کا سفر عورت کے لئے بغیر محرم کے یا کسی غیر محرم کے ساتھ کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۲) جو کوئی شرعی مسافر ہو تو دوران سفر اور جہاں جانے کا ارادہ ہو وہاں اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز چار کے بجائے دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر

جلدی ہوتو فجر کی سنت کے علاوہ اور سنتیں چھوڑ دینا جائز ہے اور اگر جلدی نہ ہو بلکہ اطمینان سے ہوتو دوسری سنتوں کو بھی نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہ کرے۔

۳) اگر مسافر ۷۸ کلو میٹر کا فاصلہ طئے کر کے کسی شہر میں گیا اور وہاں پندرہ دن کی نیت کر لی تو وہ مقیم ہوگا یعنی نمازوں کو پوری پڑھے اور رمضان کے روزے بغیر عذر کے افطار کرنا جائز نہ ہوگا۔

۴) فجر، مغرب اور وتر کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ان نمازوں کو پوری پڑھے۔

۵) ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے۔

۶) اگر بھول سے چار رکعت فرض پڑھ لے تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض ہو جائیں گی اور آخر کی دو رکعت نفل ہوگی اور آخر میں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھے ہوتو چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

۷) اگر جہاں جانے کا ارادہ ہے وہاں پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کر لے تو اب وہ مسافر نہیں ہوگی بلکہ تمام نمازیں پوری پڑھے قصر جائز نہیں، لیکن راستے کی نمازوں کو قصر کرے۔

۸) اگر کسی شہر میں جا کر پندرہ دن سے کم کی نیت کی اور یہ ارادہ کرتی رہی کہ آج جاؤں گی یا کل جاؤں گی حتی کہ ایک مہینہ یا اس سے زیادہ تک رہ گئی تو جب بھی نماز قصر ہی کرے۔

۹) اگر راستے میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ مثلاً ۱۰ر دن فلاں شہر میں ۵ دن فلاں شہر میں لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی مسافر ہی رہے گی۔

۱۰) اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہے تو شوہر کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہوتو عورت بھی مقیم ہوگی چاہے عورت پندرہ دن کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو اور اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ہے تو عورت بھی مسافر رہے گی۔

۱۱) عورت سسرال سے جب کبھی بھی میکہ میں آئے اور وہاں اس کے ماں باپ ہوں تو وہ مقیم ہوگی چاہے پندرہ دن کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو اور اگر وطن میں ماں باپ نہ ہوں لیکن اس عورت کا مکان یا زمین ہوتو تب بھی وہ مقیم رہے گی اور اگر ان چیزوں میں سے کچھ نہ ہوتو اپنے وطن میں وہ اگر پندرہ

دن کی نیت کی ہوتو مقیم ہوگی اور پندرہ دن سے کم کی نیت ہوتو مسافر ہوگی۔ (کتاب الفتاویٰ)

۱۲) ٹرین میں نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر چلتی ٹرین میں نماز پڑھ لے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے سر گھومنے یا گرنے کا خوف ہوتو بیٹھ کر پڑھے۔ بلا وجہ ٹرین میں بیٹھ کر نماز پڑھنا یا بغیر قبلہ کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۳) نماز پڑھتے میں ٹرین گھوم گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جائے اور قبلہ کی طرف منہ کرے۔ ماخوذ از نور الدرایہ

(۱۴) ٹرین میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کیونکہ قیام (کھڑے ہونا) فرض ہے۔ بلا عذر شرعی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز فرض ادا نہ ہوگی۔

(۱۵) اگر کوئی شخص کسی مرض یا کمزوری کے سبب ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا گر جانے کا خطرہ ہے تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ واحسن الفتاویٰ)

(۱۶) اگر کھڑے ہونے پر قدرت تو ہے مگر ٹرین میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے، تو مناسب ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ مگر بعد میں اس نماز کی قضاء کرنا پڑے گی۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے فرض قیام ساقط نہیں ہوگا۔ (بحر الرائق)

(۱۷) بس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی بس میں نماز پڑھ لے تو اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ (نور الایضاح، فتاویٰ دار العلوم)

میت کی تجہیز و تکفین کا طریقہ

جب کسی شخص پر موت کی علامات ظاہر ہونے لگے تو اسے قبلہ رخ کر دیا جائے اس طرح کہ اسے چت لٹا کر اس کے پاؤں کو قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور سر کو اونچا کر دیا جائے تا کہ وہ قبلہ رخ ہو جائے اور اس کو کلمہ کی تلقین کرے یعنی بلند آواز سے کلمہ پڑھا جائے اور جب روح نکل جائے تو اس کے تمام اعضاء درست کر دیئے جائیں اور کپڑے سے اس کا منہ اس طرح باندھا جائے کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر کے اوپر لیجائیں اور گرہ لگا دی جائے اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر

باندھ دیئے جائیں تاکہ دونوں پیر پھیل نہ جائیں۔غسل دینے سے پہلے میت کے پاس قرآن شریف نہ پڑھا جائے اور نہ ناپاک عورت بیٹھے۔

میت کو نہلانے کا طریقہ:

پہلے مردے کے تختے کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دی جائے پھر مردے کو تختے پر رکھے اور اس کے اوپر ایک موٹی چادر ڈال دے تاکہ پانی سے تر ہونے کے بعد مردے کا جسم نہ نظر آئے مردے کو پہلے استنجاء کرایا جائے لیکن رانوں اور استنجے کی جگہ کو غسل دینے والی اپنے ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس پر نگاہ ڈالے بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لے اور جو کپڑا مردے کے اوپر ہے اس کے اندر سے استنجا کرائے پھر اسے وضو کرائے لیکن نہ کلی کرائے اور نہ ناک میں پانی ڈالا جائے اور نہ گٹّے تک ہاتھ دھلائے جائیں بلکہ پہلے منہ دھلایا جائے اس طرح پورا وضو کرایا جائے اور تین دفعہ روئی یا کوئی کپڑا اتر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے۔(غسل دینے سے پہلے میت کی ناک۔منہ اور کانوں میں روئی ڈال دی جائے تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جائے، جب وضو کرادیا جائے تو پورے جسم کو صابن وغیرہ سے مل کر دھویا جائے۔ پھر میت کو بائین کروٹ لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک دالا جائے یہاں تک کہ تختے سے لگے ہوئے حصے تک پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ پانی دالا جائے یہاں تک کہ پانی اس کروٹ تک پہنچ جائے جو تختے سے لگی ہوئی ہے اس کے بعد میت کو اپنے بدن سے ٹیک لگا کر ذرا بٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملا جائے۔اگر پیٹ سے کچھ پاخانہ نجاست وغیرہ نکلے تو اسے پونچھ کر دھو ڈالا جائے لیکن دوبارہ وضو یا غسل کو نہ لوٹایا جائے اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر کافور کا پانی سر سے پیر تک تین مرتبہ ڈالا جائے۔نہلانے کے بعد تمام بدن کو آہستہ سے کپڑے سے پونچھ دیا جائے۔

میت کو کفن دینے کا طریقہ:

کفنانے سے پہلے کفن کو تین یا پانچ مرتبہ دھونی دینی چاہئے۔عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

(ا) لفافہ یعنی پوٹ کی چادر بچھائی جائے اس کے اوپر ازار بچھا کر اس پر کرتا رکھا جائے کرتے کے اوپر سینہ بند بچھایا جائے۔اور میت کو اس پر لے جا کر پہلے کرتا پہنایا جائے اور سر کے بالوں کو دو حصہ کر کے کرتا کے اوپر سینہ کے اوپر ڈال دیا جائے۔اس کے بعد سر بند (اوڑھنی) سر پر اور بالوں پر ڈالی جائے اسے لپیٹا نہ جائے پھر اس کے اوپر ازار اور اس کے اوپر لفافہ اس طرح لپیٹا جائے یعنی پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے پھر بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لپیٹا جائے۔میت کے سجدے کی جگہ کافور لگایا جائے یعنی جو اعضاء سجدے کے وقت زمین پر ٹکتے ہیں۔

کفن لپیٹنے کے بعد کسی کپڑے کی پٹی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھا جائے اور ایک بندھن سے کمر کے پاس بھی باندھ دینا چاہئے تاکہ راستے میں کھل نہ جائے۔

نوٹ: میت کے بالوں میں کنگھی نہ کی جائے اور نہ تیل لگایا جائے اور نہ آنکھوں میں سرمہ لگایا جائے اور نہ ناخن و بال وغیرہ کاٹے جائیں۔غسل دیتے وقت فضول باتیں نہ کرے۔

روزے کے مسائل

حدیث شریف میں روزہ کا بہت ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رتبہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن روزہ کا بہت ثواب ملے گا۔

روایت میں ہے کہ روزہ دار کے واسطے قیامت کے دن عرش کے نیچے دستر خوان چنا جائے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے اس پر لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہیں ان کو

جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

رمضان المبارک کی برکات اتنی زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ دار کی بخشش کے لئے ہواؤں سے پرندے، بلوں میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں اور جب روزہ دار آدمی دعائیں کرتا ہے تو اللہ کے فرشتے اس کی دعاؤں پر لبیک اور آمین کہتے ہیں۔

رمضان المبارک میں روزہ دار کی عبادت کے اجر کو بڑھادیا جاتا ہے۔ اگر نفل کام کرے گا تو فرض کے برابر اجر دیا جائے گا اور اگر فرض ادا کرے گا تو ۷۰ فرضوں کے برابر اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔

۱) رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان مرد عورت بالغ آزاد ہو یا غلام ہر ایک پر فرض ہے اور عورتوں کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

۲) صبح صادق سے لے کر سورج کے ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

۳) رمضان المبارک کے روزے اور نفل روزے کی نیت رات سے کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی رات کو نہ کرے اور صبح ہوگئی تو ضحوۂ کبری شرعی نصف النہار (یعنی زوال شمس سے آدھا گھنٹہ پہلے) تک نیت کرلے تو روزہ ہوجائے گا اور اگر اس کے بعد کرے تو روزہ نہیں ہوگا۔

۴) روزے کی نیت دل میں ہونا ضروری ہے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ رمضان کے قضا روزے اور نذر اور کفارے وغیرہ کے روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے۔ اگر رات میں نیت نہ کرے تو روزہ نہیں ہوگا۔

۵) اگر روزہ دار بھول سے کچھ کھالے یا پی لے یا جماع کرلے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ماخوذ الھدایہ)

۶) اگر کسی کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھے تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے اس کو تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر کوئی کمزور ہے اور روزے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ بھول کر کھا پی رہا ہے تو اس کو یاد نہ دلائے بلکہ پیٹ بھر کر کھانا کھا لینے دے۔ اس کا روزہ ہوجائے گا (نورالدرایہ)

۷) روزہ یاد ہوتے ہوئے اگر خطا (یعنی غلطی) سے افطار ہوگیا مثلاً وضو میں کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ (الھدایہ)

۸) اگر روزہ دار کی حلق میں کسی نے زبردستی پانی یا کوئی چیز ڈال دی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضا لازم ہوگی (نورالدرایہ۔ بحوالہ قاضی خاں)

۹) اگر روزے کی حالت میں جسم یا سر میں تیل لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر کان میں تیل یا کوئی اور چیز ڈالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ اسی طرح اگر کان میں پانی ڈالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر بلا اختیار پانی چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱۰) اگر روزے کی حالت میں سرمہ لگائے یا خوشبو سونگھے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگرچہ کے سرمہ کا اثر تھوک میں ظاہر ہو۔

۱۱) اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا خود بخود دھواں یا گرد غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح اگر حقہ یا تمباکو کا دھواں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس طرح بھپاڑہ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (نورالدرایہ بحوالہ شامی)

۱۲) آنسو یا پسینہ کا ایک دو قطرہ منہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر اتنا ہو کہ نمکینی حلق میں محسوس ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ (نورالدرایہ بحوالہ شامی)

۱۳) دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا کوئی اور چیز تھی اس کو کھالی پس اگر وہ قلیل (یعنی چنے کی مقدار سے کم) ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم ہوگی اور اگر اس چیز کو نکال کر ہاتھ میں لے پھر کھالے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا اگرچہ چنے کی مقدار سے کم ہو۔

۱۴) تھوک یا بلغم نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ زیادہ ہو۔

۱۵) اگر خود بخود قئے ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ اور اگر اپنے اختیار سے قئے کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۱۶) تھوڑی قئے خود بخود ہوگئی اور خود ہی سے لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر جان بوجھ کر لوٹا لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۱۷) اگر کوئی ایسی چیز کھالے یا پی لے جو غذا یا دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے تو اس سے روزہ بھی فاسد ہوجائے گا اور قضا اور کفارہ بھی واجب ہوگا۔لیکن اگر کوئی ایسی چیز کھائی جو نہ غذا کے طور پر کھائی جاتی ہے اور نہ دوا کے طور پر تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔جیسے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا نگل لی یا مسواک کی لکڑی کا کوئی ریشہ حلق سے نیچے چلا گیا۔

اور کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن اس زمانہ میں شرعی غلام نہ ہونے کی وجہ سے مسلسل ساٹھ روزہ رکھے اگر بیچ میں ایک روزہ بھی شرعی عذر کے علاوہ چھوڑ دے یا صحبت کرلے تو پھر سے ساٹھ روزہ رکھے۔ اور اگر روزہ نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکین میں سے ہر ایک کو پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دے۔

اور کفارہ صرف رمضان میں روزہ توڑنے پر لازم ہوگا۔ اور رمضان کے علاوہ کسی روزہ کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔صرف قضا لازم ہوگی۔

۱۸) روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالے یا حقنہ (اینیما) یعنی پاخانہ کے راستے سے دوا اندر ڈالی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن صرف قضا واجب ہوگی۔

۱۹) عورتوں کی شرم گاہ میں کسی بھی قسم کی دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اور اگر عورت اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔لیکن اگر انگلی پانی یا تیل یا دوا سے تر ہو تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اسی طرح کریٹنگ سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (نورالدرایہ بحوالہ ظہیریہ)

۲۰) منہ سے خون نکلا اور اس کو تھوک کے ساتھ نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲۱) اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔لیکن بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا ظالم ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر سالن میں نمک برابر نہ ہوا تو تکلیف پہنچائے گا تو اس وقت نمک چکھ کر فوراً تھوک دے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں چلا جائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار وردالمختار)

۲۲) چھوٹے بچے کو اپنے منہ سے چبا کر کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر ضروری ہو یعنی کوئی بے روزہ دار موجود نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

۲۳) روزہ کی حالت میں منجن مانجھنا یا ٹوتھ پاؤڈر یا پیسٹ کرنا مکروہ ہے لیکن روزہ کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔لیکن اگر مسواک کی تری یا اس کی لکڑی کا کوئی حصہ حلق سے نیچے چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۲۴) کسی نے بھول کر کچھ کھالیا یا پی لیا یا قئے ہوگئی اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس کے بعد پھر جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

۲۵) روزہ کی حالت میں اگر آنکھ میں دوا ڈالے وہ خشک دوا ہو یا تر اور چاہے اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو یا نہ ہو اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (نورالدرایہ بحوالہ بدائع الضائع)

۲۶) روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تو اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیوں کہ دوا کو معدہ تک پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ (جدید فقہی مسائل)

۲۷) اگر روزہ کی حالت میں جائفہ (ایسا زخم جو معدہ تک پہنچتا ہو) یا آمّہ (وہ زخم جو امّ الدماغ تک پہنچتا ہو) میں دوا ڈالی۔ پس اگر دوا خشک ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر دوا تر ہو اور وہ معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲۸) روزہ کی حالت میں انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہنچایا جائے یا دوا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اور سلائن (گلوکوز) کا بھی یہی حکم ہے۔ کیوں کہ یہ چیزیں رگوں کے ذریعہ پہنچائی جاتی ہے۔ معدہ یا دماغ کے کسی راستے سے نہیں پہنچایا جاتا ہے اس لئے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (جدید فقہی مسائل)

۲۹) رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا

درست نہیں ۔ پورا دن روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے ۔

۳۰)اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی تو بغیر سحری کے روزہ رکھنا ضروری ہے ۔اس صورت میں روزہ چھوڑنا گناہ ہے ۔

۳۱)اگر سحری اس گمان سے کھائی کہ ابھی رات باقی ہے پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہونے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوگا لیکن روزہ داروں کی طرح دن بھر رہنا ضروری رہے گا اور اس روزہ کی قضا لازم ہوگی ۔ اسی طرح سورج غروب ہونے کے خیال سے روزہ افطار کرلیا پھر معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تو اس دن کا بھی روزہ نہیں ہوگا اس کی بھی قضا لازم ہوگی ۔

۳۲)اگر صبح صادق ہوجانے کا شبہ ہو تو کھانا پینا چھوڑ دینا چاہئے ۔

۳۳) حاملہ یا مرضعہ (دودھ پلانے والی) عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہے لیکن بعد میں اس روزے کی قضا لازم ہوگی ۔

۳۴) اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ رکھنے سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا مرنے کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے اور جب اچھی ہوجائے تو اس کی قضا لازم ہوگی ورنہ سخت گنہگار ہوگی ۔ اگر کوئی مسلمان دین دار طبیب یا ڈاکٹر کہہ دے کہ روزہ رکھنے سے بیمار کو نقصان پہنچے گا تب روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن بعد میں قضا لازم ہوگی اور اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شریعت کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ۔ (ماخوذ الھدایہ ونور الدرایہ)

۳۵)اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہوگا اور اگر افطار کرے تو جائز ہے لیکن بعد میں قضا کرنا ضروری ہوگا ۔

۳۶) مریض اگر بیماری کی حالت میں اور مسافر سفر کی حالت ہی میں مرگیا تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوڑے ہیں تو ان کی قضا لازم نہیں ہوگی ۔

۳۷) اگر مریض تندرست ہوگیا یا مسافر مقیم ہوگیا پھر دونوں مرگئے تو جتنے دن تندرست رہا یا مقیم رہا

اور روزہ نہیں رکھا تو اتنے دن کی قضا لازم ہوگی مثلاً بیماری یا سفر میں دس روزہ چھوٹ گئے ۔ پھر پانچ دن اچھا رہا یا مقیم رہا لیکن قضا نہیں کیا تو صرف پانچ دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی ۔لیکن مرنے کے وقت ان دنوں کے روزوں کے فدیہ کی وصیت کرنا اس پر لازم ہوگی اور ایک روزہ کا فدیہ وہی ہے جو ایک نماز کا فدیہ ہے یعنی پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ۔

۲۸)اگر رمضان کے روزے میں دن میں حائضہ ہوگئی یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہوگیا تو حیض اور نفاس ختم ہونے تک روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ۔ رمضان کے بعد ان چھٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنا واجب ہوگی ۔ ورنہ گنہگار ہوگی ۔

۳۹) اگر صبح صادق سے پہلے پاک ہوگئی تو اب دوسرے دن روزہ نہ چھوڑے ۔ اگرچہ غسل نہ کی ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور دن میں غسل کرلے اور اگر صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس دن کا روزہ نہیں ہوگا ۔ اور اس کی قضا لازم ہوگی ۔لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے ۔ دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے ۔

۴۰)اگر کسی کو اتنا بڑھاپا آگیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی اسے امید ہے کہ کبھی روزہ رکھنے کی طاقت آئے گی تو اس کو چاہئے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دے دے یعنی پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دے یا صبح وشام پیٹ بھر کر ایک مسکین کو کھلائے پھر اگر روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو جتنے روزوں کا فدیہ دی ہے ۔ان سب کی قضا رکھنی پڑے گی اور فدیہ کا حکم باطل ہوجائے گا ۔

۴۱) اگر کسی کے ذمہ رمضان کا قضا روزہ باقی ہے یا کچھ دنوں کی نماز قضا کرنی باقی ہے تو زندگی میں ان روزوں اور نمازوں کی قضا کرلے اور اگر زندگی میں قضا نہ کی تو مرتے وقت وصیت کرنا واجب ہے کہ میرے روزوں کے بدلے اور نمازوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے اس کے رشتہ دار فدیہ دے دیں ۔(ماخوذ بالھدایہ)

۴۲) ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزے کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کی پانچ

فرض نمازیں اور ایک وتر اس طرح چھ نمازوں میں سے ہر نماز کا فدیہ پونے دوسیر گیہوں یا اس کی قیمت دے۔

تراویح کے احکام

تراویح کی نماز تمام بالغ مسلمانوں (مردوعورت) سب پر سنتِ موکدہ ہے۔ بہت سی عورتیں سمجھتی ہیں کہ عورتوں پر تراویح نہیں ہے۔ یہ ان کی جہالت ہے عورتوں سے تراویح معاف نہیں ہے۔ جس طرح مردوں کے لئے سنت موکدہ ہے ٹھیک اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت موکدہ ہے۔

تراویح اگر بغیر عذر مثلاً بیماری یا سفر یا کسی اور عذر کے علاوہ چھوڑ دے گی تو گنہگار ہوگی۔

تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد عشاء کی فرض اور سنت کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے خواہ وتر سے پہلے پڑھے یا وتر کے بعد البتہ وتر سے پہلے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

تراویح کی نماز شروع کرتے ہوئے ۲۰ رکعتوں کی نیت ایک ساتھ کرے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرے یا ہر دو رکعت کی نیت الگ کرے اس طرح ۲۰ رکعت پڑھے اور ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔

یا کوئی اور ذکر کرے۔

اعتکاف کے مسائل

۱) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ رمضان المبارک کی ۲۰ ویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے سنت اعتکاف شروع ہوتا ہے اور رمضان کی ۲۹ یا ۳۰ تاریخ یعنی جس وقت عید کا چاند نظر آئے اس وقت تک ہے۔ اگر سورج غروب ہونے سے

کچھ پہلے عید کا چاند نظر آگیا تو غروب آفتاب تک اعتکاف میں بیٹھنا ضروری ہے۔ (مسائل اعتکاف بحوالہ شامی)

۲) جس طرح مردوں کو مسجد میں اعتکاف کرنا سنت ہے اس طریقہ سے عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے وہیں اعتکاف کرے اور وہاں سے ضروری حاجت (پیشاب، پاخانہ) کے سوا نہ نکلے اور عورت کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ اپنے گھر میں نماز کی جگہ کے علاوہ اور دوسری جگہ اعتکاف کر سکتی ہے اور اگر اس کے گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مقرر نہ ہو تو کسی جگہ کو نماز کے لئے مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرے۔ (فتاویٰ عالمگیر)

عورتوں کے لئے اعتکاف مردوں کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے۔ گھر میں بیٹھے بیٹھے کاروبار بھی لڑکیوں سے لیتی رہیں اور مفت کا ثواب بھی حاصل کرتی رہیں مگر اس کے باوجود عورتیں اس سنت سے گویا بالکل ہی محروم رہتی ہیں۔ (فضائل رمضان)

۳) اگر عورت کا شوہر ہے تو اعتکاف اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔

۴) عورت کے اعتکاف کے لئے حیض اور نفاس اور جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے اس کے بغیر اعتکاف منعقد کرنا (یعنی شروع کرنا) ہی صحیح نہیں ہوگا۔

۵) عورت کو اگر حالت اعتکاف میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس حالت میں اعتکاف درست نہیں لیکن پاک ہونے کے بعد خاص اسی دن کے اعتکاف کی قضا ضروری ہوگی جس میں حیض یا نفاس آجائے۔ پھر اگر یہ قضا رمضان میں ہی کی تو رمضان کا ہی روزہ کافی ہوگا اور اگر رمضان کے بعد کی تو اس دن روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا لیکن رمضان کے بعد دس دن روزے سمیت قضا کرنا بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

۶) وضو کے ارادے کے بغیر وضو خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۷) وضو کے بعد وضو خانہ پر کھڑے ہو کر رومال یا کسی کپڑے سے وضو کا پانی خشک کرنے سے

اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۸) حالت اعتکاف میں بیمار ہوگئی اور دوا لاکر دینے والا کوئی نہیں یا ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہوتو دوا کے لئے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اس روز کی قضا لازم ہوگی۔ البتہ سخت مجبوری کی صورت میں نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا۔

۹) بھول کر نکلنے سے بھی اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اس روز کی قضا لازم آئے گی۔ (احسن الفتاویٰ بحوالہ ردالمحتار)

۱۰) گرمی کی وجہ سے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا غسل جمعہ کرنے کے لئے اگر اعتکاف کی جگہ سے باہر چلے جائے تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

۱۱) حالت اعتکاف میں جماع (صحبت) وغیرہ کرنے سے خواہ عمداً ہو یا بھول کر ہو ہر حال میں اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

۱۲) اعتکاف کی حالت میں بالکل خاموش بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے نہ غیبت سنے بلکہ قرآن شریف کی تلاوت یا کسی دینی علم پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات خرچ کرے مثلاً درود شریف، استغفار، تسبیحات میں مشغول رہنا۔ دینی باتیں کرنا۔ دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا۔ وعظ ونصیحت کرنا وغیرہ۔ (ماخوذ مسائل اعتکاف)

زکوٰۃ کے مسائل و احکام

جس کے پاس نصاب ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہگار ہوگی قیامت کے دن اس پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کرکے اس کے دونوں بازوں اور پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور جب وہ ٹھنڈی ہوجائیں گی پھر گرم کی جائے گی اسی طرح اس کو اس وقت تک عذاب

ہوتا رہے گا جب تک لوگ حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلا گنجا سانپ بنایا جائے گا اور اس کی گردن میں لپٹ جائے پھر اس کے دونوں جبڑوں کو نوچے گا اور کہے گا کہ میں ہی تیرا مال اور تیرا خزانہ ہوں۔

۱) زکوٰۃ ہر اس بالغ مرد وعورت پر فرض ہے جو بقدر نصاب شرعی مال کا مالک ہو خواہ مال اس کے پاس ہو خواہ بینک میں رکھا ہو خواہ نقدی ہو خواہ نوٹ ہو خواہ سونا چاندی ہو جتنے روپیہ یا مال کے بدلے ساڑھے باون تولہ چاندی آسکے اس کو نصاب کہتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر اور دولت مند پر ہی زکوٰۃ فرض ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے بہت زیادہ مال ہونا ضروری نہیں ہے۔ کم از کم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو اور اس پر ایک سال گذر گیا ہو تو اس پر زکوٰہ واجب ہوگی۔ بہت سی عورتوں کے پاس اتنا مال ہوتا ہے مگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں اور عمر بھر گناہگار رہتی ہیں اور اس گناہ میں مبتلا رہتے ہوئے موت آجاتی ہے۔ اگر نقدی نہ ہو تو زیور تو ہوتا ہی ہے جو میکہ یا سسرال سے ملتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

۲) عورتوں کے زیورات میکہ کے ہوں یا سسرال کے ہوں اگر عورتوں ہی کی ملکیت میں ہوں تو ان کی زکوٰۃ بھی ان پر ہی واجب ہوگی اگر شوہر اپنی طرف سے ان کی بھی زکوٰۃ ادا کردیں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ لیکن اگر شوہر ادا نہ کرے تو شوہر پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اگر عورتوں کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نقد روپیہ نہ ہو تو کسی سے قرض لے کر زکوٰۃ ادا کریں یا پھر ان ہی زیورات میں سے زکوٰۃ کے بقدر سونا چاندی دے دیں۔

۳) جہاں عورتوں کے زیورات شوہر کی ملکیت سمجھے جاتے ہوں وہاں شوہروں پر ہی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴) نابالغ بچیوں کو اگر زیورات بنادیئے گئے ہوں تو ان زیورات کی زکوٰۃ والدین پر واجب ہوگی اگر بالغ ہونے کے بعد ان کو ان زیورات کا مالک بنادیا گیا ہو تو پھر ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۵) آج کل شادی شدہ عورتیں اکثر صاحب نصاب ہوتی ہیں اس لئے کہ عموماً کچھ نہ کچھ سونا چاندی ان کے پاس ہوتا ہی ہے اگر ان دونوں کی قیمت لگائی جائے تو وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو ان زیورات کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

۶) جس وقت زکوٰۃ دینی ہو اس وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا۔ خریدنے کے وقت کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۷) سونا، چاندی، نقد روپیہ، مالِ تجارت، تجارت کے لئے خریدی گئی زمینیں اور پلاٹ، بینک بیلنس، وصول ہونے والے قرضے، ٹیلی ویژن، وی سی آر، فکسڈ ڈپازٹ، شیئرز، بانڈ، انشورنس کی رقم۔
ان تمام چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۸) وہ مکانات جو کرائے پر دیئے گئے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ کرائے کی آمدنی اگر نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۹) آٹو رکشا، ٹیکسی، لگژری بس، یا ٹرک وغیرہ جو کمائی کا ذریعہ ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۰) زمین، پلاٹ، مکان، یا کھیت اگر تجارت کی نیت سے خریدے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر یونہی خرید لئے ہوں مگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو اس شخص پر زکوٰہ تو واجب نہیں ہوگی لیکن صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہوگی۔

۱۱) زکوٰہ کی ادائیگی کا اصل حکم تو یہ ہے کہ جس تاریخ کو صاحبِ نصاب ہو اس کے ایک سال بعد اسی تاریخ کو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ تاہم پیشگی زکوٰۃ ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۱۲) رمضان المبارک کے علاوہ اور مہینوں اور دنوں میں بھی زکوٰۃ دینا درست ہے صرف رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ البتہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ دینے کا ثواب ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم)

۱۳) زکوٰۃ ادا کرنے میں قمری سال یعنی عربی مہینوں کے سال کا اعتبار ہوگا اور انگریزی مہینوں کے

سال کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۱۴) اگر عورت زیادہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے رمضان میں ہی زکوٰۃ دینا چاہتی ہے لیکن اس کا سال کسی اور مہینہ میں پورا ہوتا ہو تو اسے چاہئے کہ جس مہینہ میں اس پر زکوٰۃ واجب ہے اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کردے اور پھر رمضان کے مہینہ کو مقرر کرے۔ مثلاً کسی کے نصاب پر ربیع الاول میں سال پورا ہوا اب اگر وہ رمضان میں زکوٰۃ دینا چاہتی ہے تو ربیع الاول سے رمضان تک چھ مہینوں کی زکوٰۃ دیدے پھر ہر سال رمضان کے مہینے کو زکوٰۃ کے لئے مقرر کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم)

۱۵) کارخانے کی زمین، عمارت، مشینوں اور آلات اور دیگر استعمال کی اشیاء پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن کارخانے کے تیار مال، خام مال، یا وہ مال جو تیاری کے مختلف مراحل میں ہو ان پر زکوٰہ واجب ہوئی اور کارخانے کا ویسٹیج (wastage) جو فروخت کرنے کی نیت سے رکھا گیا ہو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۶) کرایہ کا مکان یا دوکان لیتے وقت جو رقم ضمانت، ایڈوانس، یا ڈپازٹ کے نام سے مالک مکان کو دی جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ دوکان یا مکان خالی کرتے وقت واپس کردی جائے گی تو اس کی زکوٰۃ کرایہ دار پر ہے۔ وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

۱۷) جو رقم دوسروں کو قرض دی ہے یا مال ادھار فروخت کیا ہے جس کی قیمت وصول ہونا باقی ہے تو ایسی رقم کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ جب تک وہ وصول نہ ہوں اس وقت تک ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن جب وصول ہوجائیں تو ان پر زکوٰہ واجب ہے اور جتنے سال ان پر گذر چکے ہیں ان تمام پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ (جدید فقہی مسائل)

۱۸) گذشتہ کئی سالوں کی زکوٰۃ بیک وقت ادا کرنا دشوار ہوتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر سال جب زکوٰۃ کا حساب لگائیں تو ان قرضوں اور وصول ہونے والی قیمتوں کو بھی حساب لگا کر زکوٰۃ دے دیں۔

۱۹) زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت نیت ضروری ہے جو رقم بلا نیت زکوٰۃ خیرات کی گئی ہو وہ زکوٰۃ میں شمار نہ ہوں گی اور زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۔ (درمختار)

۲۰) کل مال میں سے زکوٰۃ کا مال الگ کرتے وقت اگر زکوٰۃ کی نیت کرلیا تو اب مستحقِ زکوٰۃ کو دیتے وقت نیت کرنا ضروری نہیں ہے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی ۔ اور اگر زکوٰۃ کا مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کیا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت بھی نیت نہیں کیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی ۔ لیکن اگر زکوٰۃ کا مال مستحق کے پاس موجود ہے اور اب وہ زکوٰۃ کی نیت کرلیا تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی ۔

مندرجہ ذیل مصارف میں زکوٰۃ وصدقہ فطرہ دینا جائز نہیں ہے :

۲۱) اگر کسی کے پاس کسی قسم کا نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے ۔

۲۲) غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ۔ (الھدایہ)

۲۳) زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو قرض کے طور پر دینا جائز نہیں ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۔

۲۴) زکوٰۃ کی رقم سے میت کی تجہیز و تکفین جائز نہیں خواہ وہ کسی غریب یا مفلس ہی کی لاش کیوں نہ ہو ۔ ہاں اس صورت میں جائز ہے کہ میت کا رشتہ دار اگر زکوٰۃ کا مستحق ہو تو اسے زکوٰۃ کی رقم دے دی جائے اور وہ اس رقم سے میت کی تجہیز و تکفین کردے ۔ (احسن الفتاویٰ)

۲۵) زکوٰۃ کی رقم سے مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا درست نہیں ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۲۶) مدرسہ کے اساتذہ اور مسجد کے امام کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں ہے ۔ ہاں اگر تحویل کرے تو جائز ہے ۔ تحویل کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی فقیر محتاج کو دیدے پھر وہ غریب فقیر اس رقم کو مسجد یا مدرسہ میں ھدیہ دیدے ۔

۲۷) مسجد، مدرسہ یا قبرستان کی زمین خریدنے یا اس کی تعمیر یا مرمت کے لئے زکوٰۃ کی رقم لگانا جائز نہیں ہے ۔ (درمختار)

۲۸) زکوٰۃ کی رقم سے مسافر خانہ، یتیم خانہ یا اسکول تعمیر کرنا یا رفائے عام کے لئے کنویں کھودوانا جائز نہیں ہے ۔ (درمختار)

۲۹) زکوٰۃ کی رقم انکم ٹیکس اور بل وغیرہ میں دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۔

۳۰) مالدار اور صاحب نصاب شخص کی نابالغ محتاج اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۔ اس لئے کہ ان کی کفالت کی ذمہ داری باپ پر ہے اور وہ مالدار ہے ۔ (الھدایہ)

۳۱) اپنے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور ان سے اوپر والوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ۔ (الھدایہ)

۳۲) اپنے بیٹا، بیٹی اور ان کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ۔ (الھدایہ)

۳۳) سگے بھائی بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد، سوتیلے ماں باپ، سوتیلے بھائی بہن اور ان کی اولاد کو زکوٰۃ وصدقۂ فطر دینا جائز ہے ۔ (شامی)

۳۴) اگر کسی شخص کے اوپر زکوٰۃ واجب تھی لیکن زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے وہ مرگیا تو اگر اس نے زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کی ہو تو اس کے ایک تہائی مال سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی ۔ (نورالدرایہ)

۳۵) اگر کسی ضرورت سے مثلاً مکان تعمیر کرنے یا شادی کے لئے جو روپیہ الگ نکال کر رکھا ہے اس پر بھی ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی ۔ (ردالمختار)

۳۶) اگر حج کے لئے روپیہ علاحدہ نکال کر رکھ دیا ہے تو سال گزرنے کے بعد اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی ۔ (فتاویٰ محمودیہ)

۳۷) زکوٰۃ کی رقم اگر چوری ہوگئی یا گم ہوگئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی ۔ دوبارہ زکوٰۃ دینی ضروری ہوگی ۔ (فتاویٰ محمودیہ)

۳۸) بغیر حساب کے محض اندازے سے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے بلکہ باریکی سے حساب کرکے زکوٰۃ دینا ضروری ہے ورنہ گناہگار ہوگا ۔

قربانی کے احکام و مسائل

قربانی کا بہت ثواب ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ۔ ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور

ذبح کرتے وقت جو خون کا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہوجاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قربانی کے جانور کے جسم پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

۱) جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال، ناخن کاٹنے اور بال منڈوانے سے دسویں تاریخ تک رکا رہے۔

۲) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر نویں تاریخ تک ہر ہر دن کے روزے کا ثواب ایک ایک سال کے روزے کے برابر ہے۔ پھر دسویں تاریخ سے لے کر تیرہویں تاریخ تک روزہ رکھنا حرام ہے۔

۳) تکبیر تشریق یعنی (اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ) اس تکبیر کو نویں ذی الحجہ کی نماز فجر کے بعد سے تیرہویں تاریخ کی عصر کی نماز کے بعد تک ہر فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی ایک مرتبہ بلند آواز سے مردوں کو پڑھنا واجب ہے۔ البتہ عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔(بارہ مہینوں کے فضائل واحکام بحوالہ شامی)

۴) جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو یا جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا اتنی قیمت کا تجارت کا مال ہو یا ضرورت سے زائد سامان ہو تو اس پر قربانی اور صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہیں اس پر قربانی بھی واجب نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ جس شخص کے پاس زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ یعنی اس کے پاس سونا چاندی یا مال تجارت یا نقد روپیہ پیسہ نصاب کے بقدر نہیں ہے لیکن ضرورت سے زائد سامان پڑا ہوا ہے۔ جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کو پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہوجاتی ہے لیکن زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

۵) اگر کسی کے پاس سونے یا چاندی کا نصاب یا نقد روپیہ ہو جس کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے لیکن ابھی ان چیزوں پر سال نہیں پورا ہوا تب بھی اس شخص پر قربانی واجب ہوگی۔ بلکہ اگر کسی کے پاس بارہ ذی الحجہ کی غروب شمس سے پہلے نصاب کی مقدار مال یا سونا چاندی یا روپیہ آجائے تو اس پر بھی

قربانی واجب ہوگی۔

۶) شرعی مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی مسافر بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے اپنے گھر ہو یا کسی جگہ اس نے پندرہ روز قیام کا ارادہ کرلیا ہو تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔

۷) جو مسلمان مرد یا عورت اتنے مال کا مالک ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے جب تک اتنا مال اس کی ملکیت میں رہے گا اس پر ہر سال قربانی واجب ہوگی صرف ایک سال قربانی کرلینا کافی نہیں ہوگی۔

۸) اگر والد کی موجودگی میں اس کے ساتھ شریک ہوکر کئی بیٹے کاروبار کرتے ہوں اور کھانا پینا سب ایک جگہ ہو تو یہ کل مال والد کا ہوگا اور اس کے ذمہ قربانی واجب ہوگی۔ اگر کسی بیٹے کی ملکیت میں کسی اور ذریعہ سے بقدر نصاب مال ہو تو اس بیٹے پر علیحدہ قربانی واجب ہوگی۔(فتاویٰ دارالعلوم)

۹) اگر کسی بیٹے کی بیوی کی ملکیت میں بقدر نصاب سونا چاندی وغیرہ ہو یا روپیہ پیسہ ہو تو اس بیٹے کی بیوی پر علیحدہ قربانی واجب ہوگی۔(فتاویٰ دارالعلوم)

۱۰) اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو جب تک ان کی اجازت نہ ہو ان کی طرف سے واجب قربانی ادا نہ ہوگی ہاں اگر وہ ہمیشہ ان کی طرف سے قربانی کیا کرتا ہے تو عادۃً ان کی طرف سے اجازت سمجھی جائے گی۔

۱۱) اگر کسی شخص نے میت کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کی تو اس گوشت کو کھانا اور تقسیم کرنا سب جائز ہے۔ اور اگر میت کی وصیت پر اس کے ترکہ میں سے قربانی کی گئی ہو تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کو خیرات کردینا واجب ہوگا۔

۱۲) اگر کسی شخص نے پچھلے سالوں کی واجب قربانی ادا نہ کی ہو تو جتنے سال قربانی نہیں کیا اتنے سال کی قربانی کے بدلے قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ قربانی کے دن گذرنے کے بعد قربانی نہیں کرسکتا۔

۱۳) اگر کسی شخص نے پچھلے سال کی فوت شدہ قربانی کی نیت سے کسی جانور میں شرکت کی تو اس قربانی

کا سارا گوشت صدقہ کرنا واجب ہے نہ اس شخص کو اس کا استعمال کرنا جائز ہے نہ اس کے دوسرے حصہ داروں کو جائز ہے۔

۱۴) قربانی کے جانور کی کسی چیز مثلاً چربی، پائے وغیرہ کا بیچنا حلال نہیں اگر کسی نے ان چیزوں کو بیچ دیا تو ان کی قیمت صدقہ کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم)

۱۵) جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو اگر تقسیم کرنا چاہیں تو گوشت کو وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اندازہ سے تقسیم نہ کیا جائے اور اگر تقسیم نہ کرنا چاہیں بلکہ ایک ہی جگہ فقراء کو بانٹنا اور پکا کر کھلانا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ (شامی)

۱۶) بعض لوگ چرم قربانی کی قیمت بیوہ عورتوں کو دے دیتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس کے پاس سونا چاندی کا زیور یا روپیہ پیسہ بقدر نصاب ہے یا نہیں۔ اسی طرح بعض شہروں میں یہ دستور ہے کہ چرم قربانی کو بہنوں اور بیٹیوں کا حق سمجھا جاتا ہے اور ان کو دے دیا جاتا ہے یہ درست نہیں ہے البتہ اگر بیوہ عورت یا بہن اگر غریب ہو تو اس کو دے سکتے ہیں۔

۱۷) اگر قربانی کے لئے جانور خریدا اور قربانی کے دنوں میں ذبح نہ کیا ہو تو اب اس قربانی کی قضا کے ارادے سے اس کو آئندہ سال ذبح کرنا جائز نہیں بلکہ اس جانور کو زندہ صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر ذبح کر لیا تو اس کا گوشت کھانا اسے جائز نہیں بلکہ ذبح کرنے سے جانور کی قیمت میں جو نقصان ہو وہ رقم اور اس کا تمام گوشت پوست خیرات کر دے۔ (شامی) ماخوذ من، بارہ مہینوں کے فضائل واحکام

حج کے احکام و مسائل

حج کی اہمیت وعظمت تو اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ نیز شعائر اسلام میں سے ایک شعار ہے لیکن اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے مخصوص احکام واعمال بیت اللہ سے متعلق ہیں دراصل یہ اللہ کے عاشق کی زندگی کا انتہائی مظاہرہ ہے جو حج کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ سامان کو بیچ کر اگر حج ہو سکتا ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ عام طور پر یوں سمجھا جاتا ہے کہ جب نقد روپیہ مصارف زکوٰۃ کے لئے کافی ہو تب حج

فرض ہوتا ہے۔ حالانکہ جس کے پاس حاجت سے زائد اتنی زمین وغیرہ ہو جن کی قیمت مصارف زکوٰۃ کے لئے کافی ہو اس پر بھی حج فرض ہے۔

اگر کسی کے پاس قیمتی کپڑے ہیں جو استعمال میں نہیں لائے جاتے تو لازم ہے کہ ان کو فروخت کر کے حج کیا جائے زائد برتنوں کا بھی یہی حکم ہے اور زیور تو شرعاً بالکل نقد (روپیہ) کے حکم میں ہے۔

اگر کسی جاہل کے پاس کتابیں ہوں تو ان کو حج کے واسطے فروخت کرنا ضروری ہے البتہ عالم کے پاس فقہ کی کتابیں ہوں تو ان کا فروخت کرنا ضروری نہیں۔ کتب تفسیر وحدیث وغیرہ علوم الٰہیہ کا یہی حکم ہے۔

جس پر حج فرض ہو اور اس کے والدین منع کرتے ہوں اس کا جانا فرض ہے اس میں والدین کی اطاعت جائز نہیں (افادات از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

بعض لوگوں کو حج کی گنجائش ہوتی ہے لیکن تعمیر مکان یا شادی وغیرہ میں خرچ کرنے کو مقدم سمجھ کر حج سے اپنے آپ کو سبکدوش خیال کرتے ہیں اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ جس زمانے میں لوگ حج کو جاتے ہیں اس سے قبل اگر کسی نے دوسرے کام میں رقم خرچ کر دی تب تو حج فرض نہ ہوگا اور اگر حج کا زمانہ آگیا تو حج فرض ہو گیا اور تعمیر مکان شادی وغیرہ امور غیر ضروریہ عندالشرع (یعنی شریعت میں جو امور غیر ضروری ہیں) ان میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ گو اس تعمیر وغیرہ کی حاجت ہو۔ اگر خرچ کرے گا گناہگار ہوگا اور حج ذمہ میں باقی رہے گا۔ (رسالہ الہادی، احکام الحج)

عورت پر حج فرض ہونے کے لئے ذاتی صرفہ کے علاوہ ساتھ میں جانے والے محرم کا پورا سفر خرچ بھی ہونا لازم ہے۔

عورت کے محارم: عورت اپنے شوہر کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے اور شوہر کے علاوہ ان تمام محرم مردوں کے ساتھ جاسکتی ہے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہوتا مثلاً باپ، دادا، پردادا، بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، داماد، خسر، حقیقی بھائی، باپ شریک بھائی، ماں شریک بھائی، رضائی بھائی، رضائی

باپ، حقیقی چچا، تایا، ماموں، نانا، شوہر کے نانا، شوہر کے دادا وغیرہ یہ سب محارم ہیں کہ جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے لہٰذا ان میں سے کسی کے ساتھ بھی عورت حج کو جاسکتی ہے۔ مگر تایا زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد بھائی شرعی محرم نہیں ہے اس لئے ان کے ساتھ سفر شرعی (یعنی ۷۸ کلومیٹر یا اس سے زیادہ کی مسافت) جائز نہیں ہے۔

حج کی قسمیں : حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قِران)

(۱) افراد : میقات سے صرف ایام حج میں حج کا احرام باندھنا اور اسی احرام سے منی عرفات مزدلفہ کے ارکان ادا کرنا۔

(۲) تمتع : میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ ادا کر کے احرام کھول دینا۔ پھر ایام حج میں دوبارہ حج کا احرام باندھنا اور حج ادا کرنے کے بعد احرام کھول دینا۔

(۳) قِران : حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھنا پھر عمرہ کے افعال ادا کرنا یعنی طواف اور سعی کر کے احرام باقی رکھنا پھر ارکانِ حج ادا کرنا۔ قِران کہلاتا ہے۔ (الھدایہ)

حج تمتع کا طریقہ :

میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھنے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی پھر لَبَّیْكَ لِعُمْرَۃٍ کہہ کر تلبیہ پڑھے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ۔ پھر مکہ معظّمہ میں آئے اور جیسے ہی بیت اللہ پر نظر پڑے تو جو دعا کرنا چاہے کرے۔ اس کے بعد بیت اللہ کے پاس آ کر حجر اسود کو بوسہ دے (اگر بھیڑ نہ ہو تو بوسہ دے ورنہ صرف استلام کرے) بیت اللہ کا سات چکر طواف کرے جب بھی حجر اسود کے پاس آئے استلام کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر دوبارہ حجر اسود کا بوسہ دے پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر سعی کرے پھر قصر کر کے حلال ہو جائے اور قصر یہ ہے کہ بال کے نچلے حصہ کو ایک انگل کی بقدر کاٹے۔ پھر اس کے بعد حلال ہو کر مکہ میں رہے۔ پھر جتنا عمرہ کرنا چاہے کرے۔ پھر یوم الترویہ یعنی ۸/ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے

اور دو رکعت نماز پڑھے۔ اسکے بعد یہ نیت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اس کے بعد لَبَّیْكَ بِحَجَّۃٍ کہہ کر پھر دوبارہ پورہ تلبیہ پڑھے۔ اس کے بعد تلبیہ کثرت سے پڑھتی رہے، پھر فجر کی نماز پڑھ کر منی جائے۔ اور وہاں پانچ نمازیں ادا کریں! پھر عرفات جائے اور وہاں جا کر وقوف کرے (ٹھہر جائے) پھر سورج زائل ہونے کے بعد (زوالِ شمس کے بعد) ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھے۔ اس کے بعد غروب شمس تک دعا ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ پھر بغیر مغرب کی نماز پڑھے مزدلفہ جائے۔ مزدلفہ جا کر مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھے۔ اور فجر تک مزدلفہ میں وقوف کرے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد استغفار و دعاء کرے۔ اسکو وقوف مزدلفہ کہتے ہیں۔ پھر جب اسفار ہو جائے تو منی آئے۔ منی آ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرے۔ رمی شروع کرتے ہی تلبیہ منقطع کر دے اور ہر کنکری کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔ سات کنکریوں سے رمی کرے۔ پھر دم تمتع (قربانی کرے) دے۔ اور یہ واجب ہے۔ اس کے بعد قصر کرے۔ پھر اسی دن طواف زیارت کرے۔ یا دوسرے یا تیسرے دن اس کے بعد صفا و مروہ کی درمیان سعی کرے۔ پھر منیٰ واپس آئے۔ پھر دوسرے دن (۱۱/ تاریخ کو) زوال شمس کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔ پہلے جمرۂ اولی کو سات کنکریوں سے رمی کرے۔ اور رمی کے بعد وہاں ٹھہرے اور دعا کرے۔ پھر اسی طرح جمرۂ وسطیٰ کی اس کے بعد بھی دعا کرے۔ پھر جمرہ عقبہ کی بھی اسی طرح کرنے لیکن اس کے بعد دعا نہ کرے۔ پھر اسی طرح تیسرے دن (۱۲/ تاریخ کو) زوال شمس کے بعد تینوں جمرات کی رمی اسی طرح کرے۔ اور اگر ۱۳/ تاریخ کو رمی کرنا ہو تو اس دن رمی طلوع شمس کے بعد بھی اسی طرح کر سکتے ہیں۔ اگر ۱۳ تاریخ کو رمی نہ کرنا ہو تو رات میں ہی مکہ معظّمہ واپس چلے جائیں۔ اس کے بعد طوافِ صدر کر کے اپنے گھر لوٹ جائیں۔ (الھدایہ)

حج قِرانٰ کا طریقہ:

میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ نماز کے بعد اس طرح نیت کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَالِیَ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اس

کے بعد لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ کہہ کرتلبیہ پڑھے۔ پھر مکہ میں آئے تو پہلے بیت اللہ کا سات چکر طواف کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے(واجب الطّواف) پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ یہ طواف عمرہ ہوا۔لیکن حلال نہ ہو۔ پھر طواف قدوم کرے۔(بیت اللہ کا سات چکر طواف کرے) اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے اور مکہ میں احرام ہی کی حالت میں رہے۔ اور جب چاہے بیت اللہ کا نفلی طواف کرے۔لیکن عمرہ نہ کرے پھر ۸ تاریخ کو فجر کی نماز مکہ میں پڑھ کر منی جائے اور منی میں پانچ نمازیں ظہر،عصر،مغرب،عشاء اور نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز پڑھ کر عرفات جائے۔ پھر اسی طرح کرے جیسا متمتع کرتا ہے۔ پھر ۱۰ر تاریخ کو قصر کرکے دونوں احرام سے حلال ہوجائے اور دم قران دے(قربانی کرے) پھر مکہ آکر طواف زیارت کرے اگر طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرچکی ہے۔تو طوافِ زیارت کے بعد سعی نہ کرے۔ پھر جب گھر لوٹنے کا ارادہ کرے تو طوافِ صدر کرے۔(الھدایہ)

عورت کا احرام:

عورت کا احرام اس طرح ہے کہ احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام کے بعد تلبیہ پڑھ لے اور عورت حالتِ احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے اور زیورات موزے دستانے پہن سکتی ہے اور سر ڈھانکنا عورت پر واجب ہے۔تلبیہ پڑھنا واجب ہے مگر زور سے پڑھنا منع ہے۔ اور رمل کرنا بھی منع ہے۔ نیز حیض و نفاس کی حالت میں بھی احرام باندھنا جائز ہے بس صرف نماز نہیں پڑھ سکتی اور طواف نہیں کرسکتی ہے۔

حالت احرام میں عورت کے لئے بھی چہرہ چھپانا ممنوع ہے۔البتہ اجنبیوں سے پردہ کرنے کی نیت سے اگر اس طرح چہرہ پر کپڑا ڈال لیتی ہے کہ کپڑا چہرہ سے مس نہ کرے بلکہ کپڑا چہرہ سے دور رہے تو جائز ہے اور اس کا اہتمام کرنا ضروری ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگنے پائے۔

عورت اگر اپنے سر پر ہیٹ پہن کر اوپر سے نقاب ڈال لے تو زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اس صورت میں دو کام ایک ساتھ حاصل ہوجائیں گے۔

۱) اجنبی مردوں سے پردہ۔

۲) ہیٹ کی وجہ سے چہرہ سے نقاب کا کپڑا لگنے نہیں پائے گا۔ اور ایسی صورت میں اگر بلا اختیار ہوا وغیرہ سے نقاب کا کپڑا لگتا رہے اور عورت اس کو چہرہ سے لگنے نہ دینے کی کوشش کرتی رہے تو کوئی جرمانہ یا فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

حالت حیض میں احرام باندھنا، وقوفِ عرفہ، وقوف مزدلفہ، میدان منیٰ میں رمئ جمرات، صفا و مروہ کی سعی وغیرہ تمام امور انجام دینا بلا کراہت جائز ہے۔لیکن طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

متفرق مسائل :

(۱) اگر عورت طواف زیارت کے وقت حائضہ ہوجائے تو پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت کرلے اور اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔

(۲) اگر عورت ایام نحر میں حائضہ ہوجائے اور اسی وقت اس کی روانگی ہو تو حیض ہی کی حالت میں طوافِ زیارت کرلے۔ اس صورت میں اس عورت پر بدنہ (اونٹ ذبح کرنا) واجب ہوگا۔

(۳) اگر عورت طوافِ زیارت کیے بغیر گھر لوٹ جائے تو وہ اپنے شوہر کے لیے کبھی حلال نہیں ہوگی۔

(۴) اگر عورت طوافِ صدر کے وقت حائضہ ہوجائے تو اس سے طوافِ صدر ساقط ہوجائے گا

(۵) ممنوعاتِ احرام یہ ہیں۔ (۱) رفث (یعنی احرام کی حالت میں جماع کرنا یا کلام فاحش کرنا) بیوی کو چھونا، شہوت سے بوسہ لینا۔ (۳) فسوق (گناہ کرنا) (۳) جدال (جھگڑا کرنا) (۴) تیل لگانا (۵) بدن کے کسی بھی بال کا حلق کرنا۔ یا کترنا۔ (۶) خوشبو لگانا۔ جسم میں یا کپڑے میں۔ (۷) ناخن کاٹنا۔ احرام کی حالت میں ان تمام چیزوں کا کرنا حرام ہے۔ (الھدایہ)

طلاق کے مسائل و احکام

طلاق ابغض المباحات ہے یعنی مباح چیزوں میں سب سے زیادہ غلیظ ہے۔ اس لیے انتہائی مجبوری پر طلاق دینے کا حکم ہے۔

(۱) طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) طلاقِ رجعی (۲) طلاق بائن (۳) طلاق بدعت

(۱) طلاقِ رجعی: شوہر اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق صریح طور پر دے تو عدت کے اندر شوہر کو رجوع کرنا جائز ہے۔ اور اگر عدت پوری ہوگئی تو طلاق بائن ہوجائے گی۔ یعنی بغیر نکاح جدید کے بیوی اپنے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

(۲) طلاق بائن : شوہر اپنی بیوی کو کنایہ الفاظ میں کہے مثلاً تو مجھ سے پردہ کرلے۔ تو اپنے میکے چلی جا، تیرا میرا تعلق ختم ،تو مجھ پر حرام ہے۔ وغیرہ وغیرہ الفاظ میں سے اگر کوئی بھی لفظ کہے اور اس سے طلاق کی نیت کرے۔ تو فوراً بیوی شوہر کے نکاح سے باہر ہوجائے گی۔ اب عدت کے اندر یا عدت کے باہر نکاح جدید کے بغیر بیوی اپنے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

(۳) طلاقِ بدعت : (طلاق مغلظہ) شوہر اپنی بیوی کو ایک جملہ میں تین طلاق دے یا تین مرتبہ کہے۔ مثلاً تجھ کو تین طلاق یا کہے تجھ کو طلاق طلاق طلاق یا الگ تین طلاقیں دے۔ جیسے ایک طلاق آج، ایک کل، اور ایک پرنسوں، یا ایک اس مہینے میں، ایک دوسرے مہینے میں اور ایک تیسرے مہینے میں دے تو ان تمام صورتوں میں تین طلاق واقع ہوجائے گی۔ اور اب بیوی بغیر حلالہ کیے ہوئے اپنے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

حلالہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے شوہر کی عدت پوری ہوجانے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور دوسرا شوہر اس سے جماع بھی کرے پھر وہ دوسرا شوہر مرجائے یا اسکو طلاق دے دے تو اب دوسرے شوہر کی عدت پوری ہوجانے کے بعد اب پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگئی۔

لیکن اگر کسی دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح کرے کہ صحبت کے بعد طلاق دے دے تو اس شرط کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ چاہے وہ اس کو طلاق دے یا نہ دے یا جب جی چاہے طلاق دے۔ اور یہ شرط لگا کر نکاح کرنا گناہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر لعنت کی ہے۔ لیکن اس صورت میں وہ اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال ہوجائے گی۔ (الھدایہ)

(۲) طلاق کا لفظ عورت کے لیے سننا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر عورت حاملہ ہو اور شوہر نے طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوجائے گی اور اس کی عدت وضعِ حمل (یعنی بچہ پیدا ہونے) کے

بعد ختم ہوجائے گی۔

(۳) اگر شوہر طلاق لکھ کر پھاڑ دے تب بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۴) اگر شوہر کوئی شرط لگائے مثلاً اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ کو طلاق یا کوئی اور شرط لگائے تو شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۵) کسی نے زبردستی کسی سے طلاق دلوائی مثلاً یہ کہا کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اور شوہر اس مجبوری سے اپنی بیوی کو طلاق دے دے تب بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۶) کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیا تو طلاق ہوجائے گی۔ اسی طرح مزاق میں بھی طلاق ہوجائے گی۔

(۷) اگر شوہر نے کسی کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اختیار دے دیا اور وہ شخص اس کی بیوی کو طلاق دے دیا تو طلاق ہوجائے گی۔

(۸) طلاق دینے کے وقت گواہ شرط نہیں ہے اگر شوہر نے تنہائی میں اپنی بیوی کو طلاق دیا اور وہاں کوئی موجود نہیں تھا تب بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۹) اگر صاف لفظوں میں طلاق دیا تو کہتے ہی طلاق پڑجائے گی۔ طلاق دینے کی نیت ہو یا نہ ہو، چاہے ہنسی اور دل لگی کے طور پر کہا ہو یا غصہ میں کہا ہو۔ ہر صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۱۰) کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ کو طلاق دے دونگا تو اس جملہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی بات پر کہا کہ اگر فلاں کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا۔ تب بھی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ وہ عورت کام کرے یا نہ کرے۔ ہاں اگر یوں کہہ دے کہ اگر فلاں کام کرے گی تو تجھ کو طلاق ،تو اس کام کے کرنے سے طلاق واقع ہوجاے گی۔ (کتاب الفتاویٰ وفتاویٰ رحیمیہ)

عدت کے احکام

(۱) اگر شوہر نے بیوی کو طلاق دی اور اگر وہ مطلقہ حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے

اور اگر عورت نابالغ ہو یا آئیسہ (جسکو حیض نہ آتا ہو) تو ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں۔ اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل (بچہ پیدا ہونے تک) ہے۔

(۲) مطلقہ عورت عدت کے اندر گھر سے باہر نہ نکلے اور نہ ہی بناؤ سنگھار کرے۔ اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ اور نہ ہی زیور پہنے، نہ سرمہ لگائے۔ اگر آنکھوں میں درد ہو تو سرمہ لگانا جائز ہے۔ لیکن سر میں درد کی وجہ سے تیل لگانے کی ضرورت پڑے تو جس تیل میں خوشبو نہ ہو وہ تیل لگائے۔ نہ کنگھی کرے نہ مہندی لگائے۔ اور نہ ہی اچھے کپڑے پہنے۔ یہ تمام چیزیں مطلقہ عورت اور بیوہ کے لیے جائز نہیں ہیں۔

(۳) کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہو تو اس عورت کی عدت چار مہینے دس دن ہیں۔ خواہ وہ عورت حیض والی ہو یا نابالغ ہو یا آئیسہ ہو۔ ہاں اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ یعنی جس وقت بچہ پیدا ہو تو اس کی عدت ختم ہوجائے گی۔ چاہے شوہر کے مرنے کے کچھ دیر بعد ہی بچہ پیدا ہو تب بھی اس کی عدت ختم ہوجائے گی۔

مسئلہ: اکثر عورتیں شوہر کے مرنے کے بعد صرف چالیس دن تک عدت میں رہتی ہیں ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۴) بیوہ عورت کو عدت شوہر کے گھر میں گذارنا چاہیے۔ یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر شوہر کے گھر عدت گذارنے میں اسکی جان، مال یا عزت و آبرو کو خطرہ ہو یا اس کا حصہ اتنا کم ہو کہ وہ رہائش کے لیے ناکافی ہو اور دوسرے ورثہ اسے اپنے حصہ میں رکھنے کے لیے تیار نہ ہوں یا کرایہ کا مکان ہو اور عورت کرایہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ تو ان صورتوں میں عدت گزارنے کے لیے وہ اپنے میکے جاسکتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ وفتاویٰ رحیمیہ)

(۵) اگر شوہر و بیوی میں کسی طرح نباہ نہ ہوسکے اور شوہر طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے شوہر سے کہے کہ اتنا روپیہ لے کر مجھے طلاق دے دے اسکے جواب میں شوہر نے کہا کہ میں نے طلاق دیا تو اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑجائے گی۔

شریعت میں اسکو خلع کہتے ہیں۔ خلع میں بھی عورت کو عدت گذارنا لازم ہوگا۔ (کتاب الفتاویٰ)

(۶) اگر عورت طلاق کی عدت گزار رہی ہو تو اس کے لیے کسی کے انتقال کی وجہ سے گھر سے نکلنا درست نہیں ہے۔ اگرچہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ نہ رات میں نہ دن میں (الھدایہ) (۷) اگر عورت شوہر کے انتقال کی عدت گزار رہی ہو تو اسکے لیے یہ جائز نہیں کہ رات میں گھر سے نکلے لیکن دن میں جاسکتی ہے۔ (مجبوری کی وجہ سے) (الفتاویٰ الھندیہ)

خواتین کی جسمانی زینت و آرائش (بناؤ سنگھار) سے متعلق مسائل

۱) عورتوں کے مخصوص اور ان کے مناسب جو خصائل فطرت ہیں ان میں ناخن تراشنا اور برابر ان کی خبر گیری کرنا مطلوب ہے کیوں کہ ناخن تراشنا مسنون ہے اور ناخن کاٹنے میں نظافت اور خوبصورتی پائی جاتی ہے جب کہ انہیں بڑھانے میں بدشکلی، درندوں سے مشابہت، ان کے نیچے پانی کا نہ پہنچنا، اور ان کے اندر گندگی اور میل کچیل کا جمع ہونا یہ سب خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ سنت سے ناواقفیت اور کافر عورتوں کی تقلید کی وجہ سے بعض مسلم خواتین بھی ناخن بڑھانے کی وبا میں مبتلا ہوگئی ہیں۔

۲) زیر ناف اور بغل کے بالوں کی صفائی بھی عورتوں کے لئے مسنون ہے کیوں کہ حدیث میں اس کا حکم دیا گیا ہے اور اسی میں خوبصورتی اور جمال ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ اس عمل کو انجام دیا جائے لیکن یہ ۴۰ دن سے زیادہ انہیں نہ چھوڑا جائے ورنہ یہ مکروہ ہوگا۔ ان زائد بالوں کی صفائی میں عورت کے حق میں بہتر ہے کہ وہ ان کی صفائی چونا، پاؤڈر، کریم وغیرہ سے کرے۔ بلیڈ یا استرے وغیرہ کا استعمال عورت کے حق میں بہتر نہیں خلاف اولیٰ ہے لیکن اگر کسی عورت نے بلیڈ یا استرے وغیرہ کا استعمال کیا تو یہ اگرچہ عورت کے حق میں خلاف اولیٰ ہے لیکن ناجائز نہیں ہے (فتاویٰ شامی)

۳) عورتوں کے سروں کے بالوں کا مونڈنا جائز نہیں ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک اس وجہ سے ہے کہ خواتین کے حق میں چوٹیوں کو شکل وصورت اور حسن وجمال میں وہی حیثیت حاصل ہے جو

مردوں کے حق میں داڑھی کو حاصل ہے۔

۴) اگر بالوں کو چھوٹا کرانے سے زیب و زینت مقصود ہے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر خاوند عورت کو بال چھوٹا کرنے کا حکم دے تو اس کی اطاعت عورت کے لئے جائز نہیں ہے کیوں کہ اللہ کی معصیت (نافرمانی) میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

۵) بعض مسلم خواتین کا یہ عمل کہ سر کے بالوں کو ایک جانب سے کنگھی کر کے پچھلے حصہ گدّی میں یا سر کے اوپر باندھ لیتی ہیں جیسا کہ انگریز عورتیں کرتی ہیں تو یہ ناجائز ہے کیوں کہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صِنفان من اهل النار لم ارهما الخ ۔

ترجمہ: جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کا ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر مونڈھوں اور کولہوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی ان کے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی۔

۶) جس طرح خواتین کو بلا ضرورت سروں کے بالوں کو مونڈانے یا چھوٹا کرانے سے روکا گیا ہے اسی طرح انہیں اپنے بالوں میں مزید دوسرے بالوں کو جوڑ کر اضافہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

چنانچہ صحیحین میں وارد ہے لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلة والمستوصلة۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ پر لعنت بھیجی ہے۔

واصلہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو دوسروں کے بالوں کو جوڑ کر اپنے بالوں میں اضافہ کرتی ہے یہ عمل اس وجہ سے حرام و ممنوع ہے کہ اس میں فریب اور دھوکہ ہے۔ اس ممنوعہ میں باروکہ (وگ) کا استعمال بھی شامل ہے۔ اس وگ سے مراد وہ وگ ہے جو انسانوں کے بالوں سے تیار ہوتا ہو۔ لیکن جو جانوروں کے بالوں سے یا جو دھاگوں سے تیار ہوتا ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔

۷) خواتین کے لئے ابرو کے تمام بالوں کو یا بعض بالوں کو مونڈھ کر یا ترشوا کر یا بال صفا دوائیں استعمال کر کے صاف کرنا حرام ہے کیوں کہ اسی کو نمص کہا جاتا ہے جس کا ارتکاب کرنے والی خواتین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ لَعَنَ رسول الله صلى الله عليه وسلم النامصة والمُتنمصة۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامصہ اور متنمصہ پر لعنت بھیجی ہے۔ نامصہ اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے خیال میں زیب و زینت اختیار کرنے کے لئے اپنے ابرو (بھوؤں) کے تمام بالوں کو یا کچھ بالوں کو صاف کرتی ہوں۔

مُتنمصہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس کے لئے اس عمل کو انجام دیا جائے۔ یہ امر در حقیقت اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تغییر و تبدیل کے مانند ہے جس کے بارے میں شیطان نے وعدہ کیا کہ وہ نبی آدم کو اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کا حکم دے گا چنانچہ اس نے کہا ولا مرنهم فليغيرن خلق الله ۔ میں ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دے۔

۸) صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو گودنا گوداتی ہیں اور گودنا گودتی ہیں اور جو ابرو (بھوؤں) کے بال اکھیڑتی اور اکھڑواتی ہیں اور دانتوں کو گھس کر خوبصورت بناتی ہیں درحقیقت وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے والی ہیں۔

اس سنگین اور خطرناک وبا میں آج بے شمار عورتیں مبتلا ہیں درحقیقت یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔ لہٰذا اگر کسی عورت کا خاوند اس کا حکم دے تو بھی اس کی اطاعت جائز نہیں ہے کیوں کہ یہ ایک معصیت اور گناہ کا کام ہے۔

۹) زینت و آرائش کے مقصد سے دانتوں کو گھس کر ان میں جھری (دراڑ) بنانا مسلمان عورتوں کے لئے حرام ہے۔ البتہ اگر دانتوں میں کسی قسم کی بدشکلی پائی جاتی ہو اور اس کو دور کرنے اور دانتوں کو صحیح کرنے کے لئے آپریشن کی ضرورت پڑے یا ان میں کیڑے پیدا ہو جائیں اور ان کو ختم کرنے کے لئے

اصلاح کی ضرورت پیش آئے تو اس میں کوئی حرج و مضائقہ نہیں ہے کیوں کہ یہ ایک علاج و معالجہ اور بدصورتی کو ختم کرنے کی قسم سے ہے اور یہ اسپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر کے ہاتھوں انجام دیا جائے۔

۱۰) جسم پر گودنا گدوانے کا عمل بھی عورتوں پر حرام ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت بھیجی ہے۔

واشمہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو ہاتھ یا چہرے میں سوئی چبھو کر اس جگہ کو سرمہ یا روشنائی سے بھر دے۔

مستوشمہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس پر یہ عمل کیا جائے اور یہ عمل حرام اور کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنے والی اور گدوانے والی پر دونوں عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور شریعت میں صرف کبیرہ گناہ پر ہی لعنت بھیجی گئی ہے۔

۱۱) دونوں ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگانا شادی شدہ عورت کے لئے مستحب ہے۔ لیکن ایسی چیز وہ ہرگز نہیں لگا سکتی جو ناخون یا ہاتھوں اور پیروں کے اوپر منجمد ہو کر طہارت کے پانی کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے۔

۱۲) خواتین کا اپنے بالوں کو رنگنے اور ان میں خضاب لگانے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر بالوں میں سفیدی ظاہر ہو چکی ہو تو ان میں سیاہ رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کا خضاب لگا سکتی ہیں کیوں کہ سیاہ خضاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو منع فرمایا ہے۔

۱۳) خواتین کے لئے سونے چاندی کے زیورات کو استعمال کرنا جائز ہے لیکن ان زیورات کا محرم لوگوں کے علاوہ دوسرے اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ان کو چھپانا ضروری ہے۔ خصوصاً گھر سے باہر نکلتے وقت اور ایسے وقت جب کہ مردوں کی نگاہیں ان پر پڑتی ہیں۔ کیوں کہ یہ فتنہ کا سبب ہے اور عورتوں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کپڑوں کے نیچے پوشیدہ زیورات کی آواز کو مردوں کو بتائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ (سورۃ النور) یعنی اس طرح زور زور پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ لہٰذا ظاہری زیورات کے بارے میں یہ ممانعت بدرجۂ اولیٰ ہوگی۔

۱۴) بجنے والا زیور پہننا درست نہیں اور چھوٹی لڑکیوں کو بھی پہنانا درست نہیں جیسے آج کل کپڑوں اور نقاب میں گھونگھرو لگا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت کسی بچی کو لے کر آئی اس بچی نے بجنے والا زیور پہن رکھا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس بچی کو میرے پاس ہرگز نہ لانا جب تک یہ زیور کا ٹکڑا علاحدہ نہ کردو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس گھر میں بجنے والے گھونگھرو ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۱۵) زیور پہن کر دکھاوا کرنا اور بڑائی جتانا سخت گناہ ہے۔ بہت سی عورتیں زیور پہن کر ترکیبوں سے اپنا زیور ظاہر کرتی ہے۔ گرمی لگنے کے بہانے سے گلے کا ہار اور کانوں کے زیور دکھاتی ہیں کوئی نہ پوچھے تو طرح طرح کی باتیں چھیڑ کر اپنے زیوروں کی قیمت اور ڈیزائن کا انوکھا ہونا ظاہر کرتی ہیں یہ سخت گناہ ہے۔

لباس اور پردے کے مسائل

دین اسلام نے خوبصورت لباس پہننے کی اجازت دی ہے مگر اس حد تک اجازت ہے جب کہ فضول خرچی نہ ہو اور اتراوا اور دکھاوا مقصود نہ ہو اور غیر قوموں کا لباس نہ ہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ فضول خرچی اور خود پسندی نہ آئے۔

آج کل مسلمان عورتوں نے لباس پہننے کے بارے میں کئی خرابیاں پیدا کر لی ہیں۔

ایک خرابی یہ ہے کہ باریک کپڑے پہنتی ہیں جس سے بدن نظر آتا ہے ایسے کپڑے کا پہننا نہ پہننا دونوں برابر ہے۔ حضرت عائشہؓ کی بھتیجی ایک مرتبہ ان کے پاس آئیں اور ان کی اوڑھنی باریک تھی۔ حضرت عائشہؓ نے وہ اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور اپنے پاس سے موٹے کپڑے کی اوڑھنی اوڑھا دی ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سی دنیا میں کپڑا پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی وہ نہ جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔ کپڑا پہنے ہوئے برہنہ ہونے کی کئی صورتیں ہیں۔

۱) یہ ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور جسم نظر آرہا ہو۔
۲) یہ ہے کہ تھوڑا سا کپڑا پہن لیں اور جسم کا اکثر حصہ کھلا رہے مثلاً بازو۔ سینہ وغیرہ دوسری خرابی یہ ہے کہ کافر عورتوں کی نقل اتارتی ہیں جو لباس یہودی عیسائی عورتیں پہنتی ہیں وہی خود بھی پہننے لگ جاتی ہیں۔ دوسری قوموں کے جیسا لباس پہننا سخت گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی قوم کی طرح اپنا حال بنایا وہ ان ہی میں سے ہیں۔

تیسری خرابی یہ ہے کہ نام ونمود اور بڑائی جتانے اور اپنی مالداری ظاہر کرنے کے لئے اچھا اچھا لباس پہنتی ہیں نام ونمود بری چیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے دنیا میں نام ہونے کے لئے کپڑا پہنا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ بلاضرورت کپڑے بناتی رہتی ہیں۔ جہاں کسی عورت کو دیکھا کہ نئی وضع کا کپڑا پہنے ہوئے ہے بس ایسا ہی بنانے کی فکر میں لگ جاتی ہے۔

پردہ: اسلام میں پردے کی بڑی اہمیت ہے اور پردے کے بارے میں بہت تاکیدیں آئی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کو بہکائے اور غیر مردوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے شریعت میں عورت کو سارا بدن سر سے پاؤں تک چھپانے کا حکم ہے۔

۱) نامحرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہئے۔ سر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح نامحرم کے سامنے آجاتی ہیں یہ ناجائز ہے۔ نامحرم اس کو کہتے ہیں جس کا کبھی بھی اس عورت سے نکاح درست ہو۔

۲) پیٹ اور پیٹھ بھی اپنے محرم کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔ باقی سر اور چہرہ اور بازو اور پنڈلی کھولنا گناہ نہیں لیکن ان اعضاء کا بلاضرورت ظاہر کرنا مناسب بھی نہیں۔ بہت سی جگہ جہاں ساڑھی پہننے کا رواج ہے عورتوں کے پیٹ اور پیٹھ دونوں کھل جاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے اگر ساڑھی پہننا ہی ہو تو اس طرح پہنے کے پیٹ، پیٹھ اور بازو وغیرہ کھلے نہ رہے۔ محرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی نکاح

درست نہیں ہے جیسے سگے چچا۔ ماموں۔ بھائی۔ باپ۔ دادا۔ بیٹا۔ پوتا۔ نواسا۔ بھتیجا۔ بھانجا وغیرہ۔

۳) آج کل بہت سی عورتیں تو خود پردے میں رہتی ہیں اور مردوں کو دیکھتی ہیں یہ بھی گناہ ہے۔ جیسے شادی کے موقع پر دولہا کو سلامی کے نام پر گھر کے اندر بلا کر سب عورتیں دیکھتی ہیں یہ گناہ اور بے شرمی کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر جو دیکھے اور اس پر بھی جس کی طرف دیکھا جائے۔ آج کل بہت سی عورتیں پردے کی بے احتیاطی کرتی ہیں۔ اپنے گھر کے دروازوں کے پردے لٹکانے کا یا دروازوں کو بند رکھنے کا خاص خیال نہیں رکھتیں۔ اسی طرح کھڑکیوں میں کھڑے ہو کر باہر دیکھتی ہیں یا پارکوں میں جا کر برقعہ اتار کر یا منہ کھول کر گھومتی پھرتی ہیں اسی طرح بازاروں میں جا کر چیزیں خریدتے ہوئے منہ کھول دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دکانداروں کی نظر ان پر پڑتی ہے۔ اس حدیث شریف کی وجہ سے ایسی عورتیں بھی اس لعنت میں شامل ہوتی ہیں۔

۴) پردے کی اسلام میں اتنی اہمیت ہے کہ کافر عورتوں سے بھی پردہ رکھا گیا ہے۔ جیسے دھوبن، بھنگن وغیرہ ان سے بھی مسلمان عورت کا اتنا ہی پردہ ہے جتنا نامحرم مرد سے ہے۔ ہاں ان عورتوں کے سامنے صرف منہ اور گٹّے تک ہاتھ اور ٹخنہ تک پیر کھولے جاسکتے ہیں اور کسی جگہ کے ایک بال کا بھی کھولنا درست نہیں۔ البتہ علاج کے لئے یا بچہ کی پیدائش کے لئے مجبوری کے وقت اگر غیر مسلم عورت کو بلانے کی ضرورت ہو تو صرف ضرورت کی جگہ کھولنا جائز ہے۔

۵) جیٹھ۔ دیور اور سسرال کے رشتہ سے جو عزیز واقارب ہیں ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عورتوں کے پاس نہ جایا کرو جو تمہاری محرم نہیں ہیں ایک آدمی نے سوال کیا۔ جیٹھ دیور اور سسرال کے رشتہ سے جو عزیز واقارب ہوں ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ موت ہیں''۔ یعنی جس طرح موت سے گھبراتے ہیں اسی طرح عورت کو اپنی سسرال کے مردوں سے گھبرانا اور بچنا چاہئے اور سامنے آنے سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اسی طرح بہت سی عورتیں اپنے دیور کو چھوٹے پن

میں پالتی ہیں یا کسی لڑکے کو اپنا بیٹا بنا کر پرورش کرتی ہیں یا بچپن سے بعض لڑکوں کے سامنے آتی ہیں اور جب وہ بالغ ہوجاتے ہیں تب بھی پردہ نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ وہ تو ہمارے سامنے کا بچہ ہے یا ہمارے بچہ کی طرح ہے ۔ یہ دلیل غلط اور بیکار ہے ۔شریعت کے حکم کے سامنے اپنی سمجھ سے شریعت کے حکم کو ٹھکرانا بہت گناہ ہے ۔بعض لوگ کہتے ہیں دل صاف و پاک ہونا چاہئے رسمی پردے کی ضرورت نہیں یہ کہنا بھی شریعت پر اعتراض کرنا ہے ۔

۶) جس طرح جیٹھ، دیور اور نندوئی سے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی جاتی ہے اسی طرح سوتیلے بھائیوں یعنی ماموں زاد، خالہ زاد، چچا زاد اور پھوپھی زاد بھائیوں سے بھی پردہ نہیں کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ ان کے سامنے آنا بھی درست نہیں ہے یہ سب نامحرم ہیں ۔

اگر بہت ہی مجبوری ہو اور گھر میں تنگی ہو اور ان سے ہر وقت پردہ نہیں ہوسکتا تو ایسی حالت میں جائز ہے کہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھ کلائیوں تک اور دونوں قدم کھول سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی بدن کا کھولنا جائز نہیں ہوگا ۔ پس ایسی عورتوں کو لازم ہے کہ سر کو خوب ڈھانکیں اور کرتہ بڑی آستین کا پہنیں اور کپڑا اتنا باریک اور تنگ نہ ہو کہ جسم کا رنگ اور جسم کے نشیب وفراز ظاہر ہوں ۔

۷) کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا یا لیٹنا درست نہیں ہے اگرچہ دونوں الگ الگ یا کچھ فاصلہ پر ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوگا وہاں تیسرا ضرور شیطان ہوگا۔

۸) بعض عورتیں منیہار کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہیں یہ سخت گناہ ہے ۔

۹) مرد استاد سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے ۔ بہت سی بالغ لڑکیاں یا قریب البلوغ لڑکیاں حافظ صاحب' یا 'استاد صاحب کے سامنے آکر پڑھتی ہیں یہ سخت گناہ ہے ۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں اور رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہوگئی ہیں دونوں نے آپ صلی

اللہ علیہ وسلم سے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت مجھے یاد آگیا جب میں معراج پر گیا تھا تو میں نے کچھ عورتوں کو جہنم میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھا تھا ان عذابوں کو سوچ کر مجھے رونا آگیا ۔حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی عورتیں ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو جہنم میں دیکھا کہ وہ ''اپنے بالوں کے ذریعہ جہنم میں لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا تھا اور اس کا جسم جل رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عورت تھی جو دنیا کے اندر پردے کا خیال نہیں کرتی تھی اور اس کو بن سنور کر باہر نکلنے کا شوق تھا اچھے اچھے فیشن والے کپڑے پہن کر یہ اجنبی غیر محرموں کو دکھاتی تھی ۔

اور دوسری عورت کو میں نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی یہ عورت زبان دراز تھی ۔شوہر سے بدتمیزی کرتی تھی ایسی باتیں کرتی تھی کہ کبھی ماں کا دل دکھاتی کبھی بہن کا کبھی بچوں کو کوستی تھی اس طرح سے یہ دوسروں کے دلوں کو زخمی کرتی تھی اور تکلیف پہونچاتی تھی ۔

اور میں نے تیسری عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی پستانوں کے بل لٹکی ہوئی تھی اس کے دونوں پستانوں میں سوراخ کر کے زنجیر ڈال دی گئی تھی اور اس کا پورا وزن ان کے اوپر تھا اور وہ لٹک رہی تھی ۔ یہ وہ عورت تھی جس کے غیر محرم مردوں کے ساتھ تعلقات تھے یہ نامحرم مردوں سے باتیں کرتی ان سے عشق کرتی اور ان سے برائی کے کام کرتی تھی ۔

اور میں نے چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کے پاؤں سینہ پر بندھے ہوئے ہیں اور ہاتھ سر کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں یہ وہ عورت تھی کہ پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتی تھی ۔حیض سے پاک ہونے میں جتنی احتیاط کرنی چاہئے تھی ہرگز نہیں کرتی تھی (عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر مغرب کے بعد عورتیں حیض سے پاک ہوتی ہیں تو سوچتی ہیں کہ صبح غسل کر کے نماز شروع کردیں گے اس طرح عشاء کی نماز قضا ہوجاتی ہے اور اس کی پرواہ نہیں کرتیں ۔اسی طرح شادی شدہ عورتیں غسل جنابت کے کرنے میں دیر کردیتی ہیں اور فجر کی نماز قضا کردیتی ہیں)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے پانچویں عورت کو دیکھا کہ جس کا چہرہ خنزیر کی طرح بن گیا تھا اور اس کا جسم گدھے کی طرح تھا اس طرح اس کو عذاب ہورہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عورت تھی جو جھوٹ بولتی تھی غیبت چغل خوری کرتی تھی ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے چھٹی عورت کو دیکھا کہ اس کی شکل کتے جیسی تھی اور وہ ایسی آواز نکالتی تھی جیسے کتا بھونکتا ہے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہورہی تھی اور اس کے پاخانہ کی جگہ سے باہر نکل رہی تھی اور فرشتے اس کو گرز مار رہے تھے ۔ یہ وہ عورت تھی جس کے اندر حسد بہت زیادہ تھا یہ دوسروں سے حسد کرتی تھی ۔

اب سوچنے کی بات ہے کہ ہم ان چیزوں پر اچھی طرح غور کریں اور دیکھیں کہ کون سے گناہ ہمارے اندر ہیں پھر ان تمام گناہوں سے اللہ رب العزت سے سچے دل سے توبہ کرلیں اور معافی مانگ لیں ۔ آج وقت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو یاد کرکر کے معافی مانگ لیں۔ پروردگار ہمیں معاف فرمادیں گے اور اگر آج معافی نہ مانگیں تو پھر قیامت کے دن جتنا چاہیں افسوس کریں یا روئیں لیکن اللہ تعالیٰ ہماری طرف توجہ نہ دیں گے نہ ہی معاف کریں گے۔

اصلاح معاشرت

اسلام کا کلمہ پڑھ لینے سے اور اپنا دین اسلام بنالینے سے انسان کی زندگی مرد ہو یا عورت غیر مسلموں سے بالکل الگ ہونی چاہیئے ۔ ہر کام اور ہر حال میں ہر مسلمان مرد اور عورت کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا لازم ہے آج کل کے مسلمانوں نے اپنی زندگی کو عیسائیوں اور غیر مسلموں کے تابع بنادیا ہے جو کام وہ کرتے ہیں اس کے کرنے کو اپنے لئے فخر اور ان کی نقل اتارنے کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں جس سے دین وایمان اور مال دولت سب غارت ہوتے ہیں۔

۱) سب سے بڑی آفت اور مصیبت جو مسلم گھرانوں میں داخل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ناولوں اور افسانوں کی کتابیں اور فلمی رسالے جو بے حیائی سکھانے والے ہوتے ہیں جن میں اکثر ننگی تصویریں بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں گھر گھر پڑھی جاتی ہیں ان کو پڑھ کر گندے خیالات اور خراب باتیں لڑکے

اور لڑکیوں کے دل و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں جس سے مال دولت بھی ضائع ہوتے ہیں اور وقت بھی خراب ہوتا ہے پھر اس کے نتیجے میں بڑی بڑی خرابیاں ظاہر ہوتی ہیں بے حیائی اور بدکاری کے واقعات جو دیکھے جاتے ہیں گندی کتابیں ہی ان کا سبب ہوتے ہیں ۔

۲) دوسری مصیبت جو مسلمانوں میں عام ہوگئی ہے وہ یہ ہے کہ موبائل ، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور ٹی وی کا عام رواج ہوگیا ہے جس میں سب سے بڑی بے حیائی اور بے شرمی کی چیز ٹی وی ہے گھر کے سب بچے، جوان، بوڑھے، مرد عورت لڑکے لڑکیاں ، ماں ، باپ ، بھائی ، بہن غرض کے سب ہی حیا وشرم کو بالائے طاق رکھ کر فحش گانے اور گندے پروگرام دیکھتے اور سنتے ہیں گانے والیوں کو داد دی جاتی ہے اور ان کی ہر بات کو اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ الغرض ٹی وی کو دیکھنے والے ایک ہی وقت میں تقریباً دس بڑے گناہ کرتے ہیں ۔ (۱) تصویر کا دیکھنا ۔ (۲) گانا سننا۔ (۳) نامحرم کی آواز سننا۔ (۴) آلات لہو ولعب کا استعمال (۵) وقت کا ضائع کرنا۔(۶) ذریعۂ جرائم (۷) نیم برہنہ اعضاء کو دیکھنا۔ (۸) نامحرم عورتوں کو دیکھنا (۹) کفار سے مشابہت ۔ (۱۰) عورتوں کا نامحرم مردوں کو دیکھنا۔

تصویر کا دیکھنا اور رکھنا گناہ کبیرہ ہے اس عمل پر بے شمار وعیدیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتلائی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو صنعت خلق میں اللہ تعالیٰ کے مشابہ بنتے ہیں یعنی تصویر بناتے ہیں (بخاری ومسلم وترمذی) دوسری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا دنیا میں تم لوگ جو تصویر بناتے تھے ان میں جان ڈال کر دکھاؤ ورنہ جہنم میں جلتے رہو۔ (بخاری)

الحمد للہ! ثم الحمد للہ! آج ۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بروز بدھ مطابق ۲۸ فروری ۲۰۰۷ء کتاب ہٰذا مسمّی ''خواتین کے مخصوص مسائل'' بعون اللہ مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے خالص اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے ۔ اور عالم اسلام کی خواتین کو اس سے مستفیض فرمائے اور ہمارے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۔ وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد واله و اصحابه اجمعين

☆☆☆